سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2018

سوموار،30-اپریل2018

(یوم الاثنین،13-شعبان المعظم1439ھ)

سولہویں اسمبلی : پینتیسواں اجلاس

جلد 35: شمارہ 3

97

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 30-اپریل 2018

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

1- پنجاب کی انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016

ایک وزیر پنجاب کی انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2016 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2017

ایک وزیر پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

99

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پینتیسواں اجلاس

سوموار، 30-اپریل 2018

(یوم الاثنین، 13-شعبان المعظم 1439ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی ﴿۱۴﴾ وَ ذَکَرَ اسۡمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی ﴿۱۵﴾ بَلۡ
تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا ﴿۱۶﴾ وَ الۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ﴿۱۷﴾ اِنَّ
ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الۡاُوۡلٰی ﴿۱۸﴾ صُحُفِ اِبۡرٰہِیۡمَ وَ مُوۡسٰی ﴿۱۹﴾

سُوۡرَۃُ الأعلی آیات 14 تا 19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا (14) اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا رہا (15) مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو (16) حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے (17) یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے (18) (یعنی) ابرہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفوں میں (19)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تیری جالیوں کے نیچے تیری رحمتوں کے سائے
جسے دیکھنی ہو جنت وہ مدینہ دیکھ آئے
نہ یہ بات شان سے ہے نہ یہ بات مال و زر کی
وہی جاتا ہے مدینے آقاؐ جسے بُلائے
کیسے وہاں کے دن ہیں کیسی وہاں کی راتیں
انہیں پوچھ لو نبیؐ کا جو مدینہ دیکھ آئے
روضے کے سامنے میں یہ دُعائیں مانگتا تھا
میری جاں نکل تو جائے یہ سماں بدل نہ جائے

سوالات

(محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور اُن کے جوابات دیئے جائیں گے۔ جی، پہلا سوال راجہ راشد حفیظ کا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر 4438 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے راجہ راشد حفیظ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: نالہ لئی ایکسپریس وے بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*4438: **راجہ راشد حفیظ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی نالہ لئی ایکسپریس وے کو خوبصورت بنانے ماحولیاتی آلودگی کے خاتمے اور ٹرانسپورٹ مسائل میں کمی جیسے ہمہ جہت اوصاف کا حامل منصوبہ کا ابتدائی کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ب) کیا حکومت اس منصوبہ کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر اس پر کام شروع کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) منصوبے پر ابتدائی کام 2008 میں مکمل کیا گیا تھا۔ اس منصوبے کو گیارہ حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا جس میں سے ایک پر کام شروع کیا گیا تھا لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام روک دیا گیا تھا۔

(ب) طے شدہ پروگرام کے مطابق اس منصوبہ کے اخراجات صوبائی اور وفاقی حکومت نے 50/50 کی بنیاد پر برداشت کرنا تھے۔ تاہم وفاق نے سال 11-2010 میں اپنا حصہ دینے سے معذرت کر لی جس کی وجہ سے منصوبہ التواء کا شکار ہو گیا۔ اس مد میں 24.11.2010 کو ہونیوالی محکمہ منصوبہ بندی و ترقی کے اجلاس میں واضح حکم جاری کیا گیا کہ منصوبہ کو فی الفور روک دیا جائے۔ منصوبے پر مزید کام صوبائی و وفاقی حکومت کے حکم اور اخراجات کی فراہمی کے بعد ہی شروع کیا جا سکتا ہے۔ تاہم دفتر ہذا کو ایسا کوئی حکم ابھی موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! محکمہ کے جواب کے مطابق محکمہ نے اس منصوبے کے ایک حصے پر کام شروع کیا تھا تو اس منصوبے کے اوپر کتنے فنڈز لگے تھے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس سکیم کو 2008 میں شروع کرنا تھا لیکن اس سکیم کے لئے وفاقی حکومت نے اپنے حصے کے فنڈز مختص نہیں کئے تھے اس لئے اس کے بعد اس سکیم پر کام شروع نہیں ہوا تھا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! اس جواب میں لکھا ہوا ہے کہ اس منصوبے پر کام شروع کیا گیا تھا تو اگر اس منصوبے پر کام شروع کیا گیا تھا تو اس منصوبے پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ منصوبہ وفاقی حکومت کے initiative پر ہی رکھا گیا تھا تو پنجاب حکومت کا کوئی فنڈ اس کے اوپر خرچ نہیں ہوا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ منصوبہ انتہائی اہمیت کا حامل تھا لیکن یہ سیاست کی نظر ہو گیا۔ آج پورے شہر راولپنڈی میں بے ہنگم ٹریفک کی وجہ سے پندرہ منٹ کا سفر چار چار گھنٹوں میں طے ہوتا ہے تو جہاں راولپنڈی میں میٹرو بس منصوبہ کے اوپر اربوں روپیہ لگ گیا ہے تو 2010 میں اس منصوبہ کو فی الفور روکنے کا حکم کس نے دیا تھا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):
جناب سپیکر! اس منصوبے پر وفاقی حکومت اور پنجاب حکومت نے expense 50/50 کرنا تھا تو 2008 میں وفاق میں جب پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت آئی تو انہوں نے اپنا حصہ دینے سے انکار کیا تو پھر حکومت پنجاب اس منصوبے کو اپنے طور پر نہیں بنا سکتی تھی۔ 2010 میں پی اینڈ ڈی میں اس منصوبے کے اوپر بڑی extensive meetings ہوئیں اُس کے نتیجے میں یہ منصوبہ ختم کر دیا گیا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! راولپنڈی شہر کے اندر سب سے بڑا مسئلہ ہوتا ہے جب موسم برسات آتا ہے تو نالہ لئی سے ملحقہ آبادیوں میں لوگوں کے گھروں کے اندر پانی چلا جاتا ہے اور ہم ہر سال ٹی وی چینلز کے اوپر یہ خبر دیکھتے ہیں اور دوسرا environment کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اتنی اہمیت کے حامل یہ منصوبے ہوتے ہیں تو صرف اس بنیاد پر ختم کر دیئے جائیں کہ یہ منصوبے پچھلی حکومت نے شروع کئے تھے یا شیخ رشید احمد نے یہ منصوبے شروع کئے تھے تو اس سے بڑا کوئی المیہ نہیں ہو سکتا۔ راولپنڈی شہر میں ایک ہسپتال اور ایک کالج کے اوپر پورا پیسا لگا ہوا ہے لیکن ان کے اندر لوگوں نے بھیڑ بکریاں باندھی ہوئی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ان چیزوں کا جواب دینا پڑے گا۔ یہاں پر تو لکھا ہوا جواب آ جاتا ہے اور وزراء صاحبان پڑھ کر سُنا دیتے ہیں لیکن اس کے پیچھے بات یہ ہے کہ چونکہ یہ منصوبے
شیخ رشید احمد نے شروع کئے تھے اس وجہ سے انہوں نے ان منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچنے دیا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر5566ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں ڈاکٹر صاحب اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو take upکر لیں گے ورنہ اُن کا سوالdispose of ہو جائے گا۔ اگلا سوال نمبر5624 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو بھی وقفہ سوالات تک pendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر5625 بھی محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر6478جناب فیضان خالد ورک کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9012ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9041 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر9047 بھی محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں ان کے سوال کو بھی وقفہ سوالات تکpendingکیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر9057ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی مد میں رقم کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*9057: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو سال 17-2016 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس وقت اس ضلع میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیمیں چالو اور کتنی بند ہیں؟

(ج) اس وقت کتنی واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں پر کام جاری ہے ان کے نام، تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کتنی سکیم اور کون کون سی سکیم اس سال مکمل ہو گی؟

(ہ) ان سکیموں کا ٹھیکہ کن کن فرموں / کمپنیوں کے پاس ہے؟

(و) محکمہ کے کن کن ملازمین کی نگرانی میں ان کا کام ہو رہا ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) ضلع گجرات پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو سال17-2016 کے دوران واٹر سپلائی کی مد میں 148.922 ملین روپے جاری کئے گئے اور سیوریج کی مد میں127.046 ملین روپے جاری کئے گئے۔

(ب) اس وقت ضلع گجرات میں کل 179 عدد واٹر سپلائی سکیمیں ہیں جن میں119 سکیمیں چالو حالت میں ہیں اور60 سکیمیں بند پڑی ہیں۔ کل پانچ عدد سیوریج سکیمیں ہیں جن میں سے تین عدد چالو حالت میں ہیں جبکہ دو عدد بند پڑی ہیں۔ ان سیوریج سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تحصیل	سکیم کا نام	سٹیٹس
گجرات	اربن سیوریج سکیم گجرات	فنکشنل
	اربن سیوریج سکیم کنجاہ	نان فنکشنل
کھاریاں	اربن سیوریج سکیم ڈنگہ سٹی	نان فنکشنل
	اربن سیوریج سکیم لالہ موسیٰ سٹی	فنکشنل
سرائے عالمگیر	اربن سیوریج سکیم سرائے عالمگیر سٹی	فنکشنل

(ج) درج ذیل سکیموں پر کام جاری ہے:

سیریل نمبر	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت
1	اربن واٹر سپلائی سکیم گجرات سٹی	684.050
2	رورل واٹر سپلائی سکیم کھوجیانوالی گجرات	8.922
3	پروویژن آف واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم فار ڈنگہ سٹی	197.050
4	ایکسٹنشن آف اربن واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم آضافی آبادی کھاریاں سٹی	122.417
5	واٹر سپلائی سکیم لالہ موسیٰ اینڈ رورل ایریا	197.321
6	اربن واٹر سپلائی اینڈ سیوریج سکیم سرائے عالمگیر سٹی	159.603
7	اربن سیوریج سکیم کنسٹرکشن آف 2 پمپ سٹیشن اولڈ جی ٹی روڈ گجرات سٹی	108.444
8	اربن سیوریج / اربن ڈرینج سکیم جلال پور جٹاں سٹی گجرات	130.000

9	پروویژن آف سیوریج سسٹم لالہ موسیٰ	167.625

(د) اس سال دو سکیمیں مکمل ہوں گی جن میں ایک رورل واٹر سپلائی سکیم کھوجیانوالی گجرات اور دوسری پروویژن آف سیوریج سسٹم لالہ موسیٰ ہے۔

(ہ) ترتیب کے لحاظ سے ان سکیموں کا ٹھیکہ درج ذیل کمپنیوں کے پاس ہے:

سیریل نمبر	ٹھیکیداروں کے نام
1	میسرز نثار احمد اینڈ کو گروپ I، میسرز نذیر اینڈ کو گروپ II، میسرز میٹ ٹیکنالوجیز گروپ III
2	میسرز آصف ایسوسی ایٹ
3	میسرز غزالی کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹرکٹر
4	میسرز لیاقت اینڈ کمپنی گورنمنٹ کنٹرکٹرز
5	میسرنوید کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹرکٹر
6	میسرزوڑائچ کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹرکٹر
7	میسرز سندھو اینڈ سنز
8	میسرز نوید کنسٹرکشن کمپنی گورنمنٹ کنٹرکٹر
9	فرینڈز انجینئرنگ گروپ I، حماد رضا گروپ II

(و) چیف انجینئر، سپرنٹنڈنگ انجینئر (سپروائزری رول) ایکسیئن، ایس ڈی او، سب انجینئر (ایگزیکیوشن رول)

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) کی سیریل 3 میں پروویژن آف واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم فارڈنگہ سٹی کے حوالے سے ہے کہ یہ سکیم کب شروع کی گئی تھی اور اس نے کب تک مکمل ہونا تھا؟

جناب سپیکر: وہ چیک کر کے آپ کو بتا دیں گے لیکن آپ بھی کچھ خیال کریں کہ اصل منسٹر صاحب تو آج تشریف نہیں لائے اور یہ ذمہ داری چودھری شیر علی کو عارضی طور پر دی گئی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں خیال کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔ شکریہ۔ جی، جناب شیر علی خان!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ سکیم اس مالی سال میں جون تک انشاءاللہ مکمل کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر: جی، ماشاءاللہ۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس سکیم میں کتنا فنڈ خرچ ہو چکا ہے اور کتنا بقایا ہے؟

جناب سپیکر: وہ سارا آپ کو ہی دیں گے جتنا ہو گا۔ آپ کیوں فکر کرتے ہیں؟ آپ کا کام مکمل کر دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! اس طرح نہیں ہے۔ یہاں ایوان میں پہلے بھی ایک روڈ کے بارے میں، میں نے پوچھا تھا تو منسٹر صاحب نے کہا تھا کہ ہم اگلے ہفتے میں شروع کر دیں گے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ یہاں کی بات کریں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے ابھی جون تک مکمل کرنے کی بات کی ہے۔ میں ان سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کام کتنا ہوا ہے اور اس کی percentage کیا ہے اور کتنا بقایا ہے؟ پھر مجھے سمجھ آئے گی کہ یہ منصوبہ اگلے دو ماہ میں مکمل ہو جائے گا۔ یہ مجھے اس کی تفصیل بے شک محکمہ سے معلوم کر کے بتا دیں۔

جناب سپیکر: آپ بعد میں پوچھ لیجئے گا۔ یہ آپ کو بتا دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں اس پر یہ کہتا ہوں کہ جز (و) میں پوچھا گیا ہے کہ ان سکیموں کو کون کون دیکھ رہا ہے تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ چیف انجینئر، سپرنٹنڈنگ انجینئر (سپروائزری رول) ایکسیئن، ایس ڈی او اور سب انجینئر کا (ایگزیکیوشن رول) ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اتنی بڑی سکیم کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ جون 2018 تک یہ مکمل ہو جائے گی۔ کیا چیف انجینئر نے اس سکیم کو visit کیا ہے؟

جناب سپیکر: جن کی ذمہ داری ہے یقیناً انہوں نے visit کیا ہو گا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ چیف انجینئر ہی وہاں جا کر دیکھے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ سوال کئی دفعہ pending ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یقیناً ذمہ دار افسران گاہے بگاہے اس سکیم کوvisit بھی کرتے ہیں اور محکمہ اس کی نگرانی کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میںexactlyتو نہیں کہہ سکتا کہ کون سے افسر نے کس وقتvisit کیا ہو گا۔ میاں طارق محمود اگر سمجھتے ہیں کہ موقع پر کام بند ہے، نہیں ہو رہا یاslow ہے تو یہ اس کی نشاندہی کر دیں ہم محکمہ سے کہیں گے کہ اسےexpedite کروا دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی آدھا کام بھی نہیں ہوا اور منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ یہ سکیم جون2018تک مکمل ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: ان کے پاس جتنے پیسے ہوں گے وہ جون تک ان پیسوں کو لگا دیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! انہوں نے جو بات ایوان میں کی ہے۔ منسٹر صاحب بہت اچھے ہیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ بات وہ کریں جو پوری کر سکتے ہیں۔ اس طرح تو نہیں ہو سکتا۔ میرا سوال یہ ہے کہ یہ 197.050 ملین کی سکیم ہے۔ یہ بہت بڑی سکیم ہے کیا اس کو چیف انجینئر لیول پر دیکھا گیا ہے؟ اگر دیکھا گیا ہے تو کیا اس کے نقص کو دور کیا گیا ہے؟ اگر نہیں دیکھا گیا تو یہ کہہ دیں کہ اس ہفتہ میں جا کر دیکھ لیتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر خود سمجھ آ جائے گی۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ نے جو بات کی ہے وہ بھی کی جا سکتی ہے۔ منسٹر صاحب! ایک ہفتہ میں اس سکیم کو دیکھ لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! چیف انجینئر نے خود اس سکیم کوvisit کیا ہے۔ اگر اس میںissuesہیں تو یہ اس میں مزید یہ نشاندہی کر دیں۔ ہم محکمہ کو کہیں گے کہ وہ دوبارہ اس سکیم کوvisit کر لیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! چیف انجینئر دوبارہ اس سکیم کوvisit کر لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! وہvisit کر لیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! مہربانی فرمائیں کہ چیف انجینئر خود جا کر دیکھیں کہ جو پیسا اس سکیم پر خرچ ہوا ہے۔ اس میں تین ٹیوب ویل لگے ہیں۔ یہ سکیم تین سال سے شروع ہے لیکن لوگوں کو ابھی صاف پانی نہیں ملا۔ اس کی کمی کوتاہی کو دیکھیں اور اس کام کو مکمل کروایا جائے۔

جناب سپیکر! میں مان جاتا ہوں کہ جون تک یہ کام مکمل ہو جائے گا لیکن اس سکیم کو جا کر کم از کم ایک دفعہ ضرور دیکھیں تا کہ اس کو مکمل کروایا جا سکے۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! محرک کے ساتھ co-ordinate کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ شکریہ۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9078 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جوبلی ٹاؤن لاہور کی تعمیر اور سہولیات کے متعلقہ تفصیلات

*9078: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جوبلی ٹاؤن سکیم لاہور کب کتنے رقبہ پر قائم کی گئی؟

(ب) اس میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) اس میں پارکس، کالجز، سکولز اور دیگر عوامی فلاح کے لئے کتنے پلاٹ کس کس جگہ مختص کئے گئے ہیں؟

(د) اس سکیم مں سڑکوں، سیوریج، واٹر سپلائی، گیس اور بجلی کی فراہمی پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، کس کس ایریا / بلاک میں یہ سہولیات ایل ڈی اے نے فراہم کی ہیں کس کس ایریا / بلاک میں یہ سہولیات موجود نہ ہیں، اس کی وجوہات بتائیں؟

(ہ) ان سہولیات کی فراہمی کے لئے ایل ڈی اے نے اس سکیم کے الاٹیوں سے کتنی رقم وصول کی ہے اور یہ رقم کس کے اکاؤنٹ میں کہاں پڑی ہوئی ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) جوبلی ٹاؤن سکیم کا ایل ڈی اے نے 1998 میں اجراء کیا۔ اس سکیم کا کل رقبہ 4156 کنال ہے۔

(ب) جوبلی ٹاؤن میں پلاٹوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پبلک یوٹیلٹی پلاٹس کی کل تعداد 29 ہے جن کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سڑکوں، سیوریج، واٹر سپلائی گیس اور بجلی کی فراہمی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(الف)	سڑکوں کی تعمیر پر جو خرچ ہوئے	157.73 ملین روپے
(ب)	سیوریج، واٹر سپلائی پر جو خرچ ہوئے	175.47 ملین روپے
	کل	333.20 ملین روپے
(الف)	جوبلی ٹاؤن سکیم میں بجلی کے ترسیلی نظام پر خرچ ہوئے	57.224 ملین روپے
(ب)	واپڈا / لیسکو کو جمع کروائے	44.603 ملین روپے
	کل	101.827 ملین روپے

ایل ڈی اے نے جوبلی ٹاؤن سکیم، جو چھ عدد بلاک A,B,C,D,E,F پر مشتمل ہے میں سڑکوں، سیوریج اور واٹر سپلائی کا کام مکمل کیا اور اس کے علاوہ سکیم کا کوئی حصہ ایسا نہ ہے جس میں یہ سہولیات مہیا نہ کی گئی ہوں۔

(ہ) جوبلی ٹاؤن سکیم کے الاٹیوں سے اب تک کل رقم 1293.09 ملین وصول ہوئی ہے۔ جو کہ ایل ڈی اے کے بنک اکاؤنٹس میں منتقل کی جاتی ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے مجھے category بھیجی ہے کہ اس category کے 4283 پلاٹس ہیں۔ اس میں انہوں نے بتایا ہے کہ ایک کنال کے اتنے، دس مرلہ کے اتنے اور پانچ مرلہ کے اتنے پلاٹس ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ایک کنال، دس مرلہ کے کتنے گھر بنے ہیں، سات مرلہ کے کتنے بنے ہیں اور تین مرلہ کے کتنے بنے ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں یہ تفصیل نہیں مانگی تھی۔ اس لئے یہ تفصیل مہیا نہیں کی گئی۔ اگر ان کو یہ تفصیل چاہئے تو متعلقہ ٹاؤن کی اتھارٹی سے لے کر ان کو فراہم کر دی جائے گی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے پوچھا تھا کہ کتنے پلاٹس ہیں تو ان کی تفصیل تو انہیں معلوم ہونی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: انہوں نے جز(ب) میں categorically پوچھا ہے۔

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے پوچھا ہے کہ کس کس سائز کے پلاٹس ہیں تو وہ ہم نے بتا دیا ہے۔ یہ اب پوچھ رہے ہیں کہ کتنے پلاٹس پر construction ہوئی ہے اور کتنے خالی ہیں۔ یہ تفصیل انہوں نے نہیں مانگی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ اگلا سوال پڑھیں گے تو انہوں نے خود ساری تفصیل دی ہے جو انہیں معلوم ہونی چاہئے تھی۔ اگر نہیں معلوم تو میں ان سے اگلے جز میں سے پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ان کے یوٹیلٹی پلاٹس کی کل تعداد 29 ہے۔ یہ پلاٹس کب، کس کو اور کتنے میں الاٹ کئے گئے اب ان کا status کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ ضمنی سوال تو نہیں ہے۔ یہ تو نیا سوال بنتا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ نیا سوال نہیں بنتا۔ انہوں نے بتایا ہے کہ یوٹیلٹی پلاٹس 29 ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وزیر صاحب کے محکمہ نے یہ پلاٹس کس کو الاٹ کئے، کب الاٹ کئے اور ان کا اب status کیا ہے؟ یہ تو کسی بھی سوسائٹی کی basic requirement ہے۔

جناب سپیکر: اگر آپ proper پوچھتے تو وہ سب کے نام لے کر آتے۔

وزیر کانکنی ومعدنیات /ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!انہوں نے جو سوال کیا ہے اس کا مکمل جواب دے دیا گیا ہے۔اگر ان کو مزید تفصیل چاہئے توہم ان کو مہیا کر دیں گے۔انہوں نے سوال کیا ہوتا تو ہم ان کو بتا دیتے۔

جناب سپیکر!میں on the floor of the House کوئی غلط تفصیل نہیں دینا چاہتا۔یہ 29 پلاٹس کن کے پاس ہیں، کس کو دیئے گئے ہیں تو یہ پوچھا نہیں گیا تھا۔میں اس طرح off end نہیں بتا سکتا۔یہاں بہت سی سوسائیٹز ہیں ہر سوسائٹی کے ہر پلاٹ کا مجھے تو پتا نہیں ہو گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!میں نے تو اس کے اندر سادہ سا سوال پوچھا تھا کہ یوٹیلٹی پلاٹس کتنے ہیں؟انہوں نے بتایا کہ یوٹیلٹی پلاٹس اتنے ہیں، اتنے سکول ہیں، اتنی مساجد ہیں، اتنے دفاتر، اتنے پٹرول پمپس اور کالج ہیں۔یہ basic requirements ہیں جو جوبلی ٹاؤن میں provide کرنی تھیں۔اس کے بعد ہی وہاں پر آبادی نے آنا تھا۔

جناب سپیکر: انہوں نے تتمہ (ب) میں سب کچھ لکھ دیا ہے۔انہوں نے categorically ایک ایک چیز بتا دی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر!میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ان یوٹیلٹی پلاٹس میں سے کتنے بنا دیئے گئے ہیں اور کتنے نہیں بنائے گئے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات /ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر!پالیسی یہ ہے کہ جو پلاٹس کمیونٹی کے لئے کسی بھی سوسائٹی میں رکھے جاتے ہیں وہ ایل ڈی اے نے construct نہیں کرنے ہوتے بلکہ ایجوکیشن کے پلاٹ پر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کو offer کیا جاتا ہے اگر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اس پر سکول نہیں بناتا تو پھر اس کو نیلام کیا جاتا ہے اور اس پلاٹ پر پرائیویٹ سکول تعمیر ہو سکتا ہے۔اسی طرح کا ہسپتال کا پلاٹ ہے یا پٹرول پمپ کا پلاٹ ہے سب پلاٹس پر تعمیر ایل ڈی اے نہیں کرتا۔

جناب سپیکر!میں on the floor of the House غلط تفصیل بالکل نہیں دوں گا۔یہ پوچھا نہیں گیا اس لئے اس کی تفصیل فراہم نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرا تیسرا اور آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے بتایا ہے کہ ہمیں ٹوٹل 1293 ملین جمع ہوئے جو ان تین بنکوں میں رکھے ہوئے ہیں۔ نیشنل بنک اور حبیب بنک لمیٹڈ ہے لہٰذا میں پوچھنا چاہوں گا کہ پرائیویٹ بنکوں کے اندر 1173 ملین کیوں رکھے اور سرکاری بنک کے اندر صرف 100 ملین کیوں رکھے ہیں؟ کیا سرکار کے پاس پیسے رکھتے ہوئے اِن کو اعتبار نہیں ہے؟

جناب سپیکر: یہ آج تو رکھ کر نہیں آئے، یہ پہلے کے رکھے ہوئے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! مجھے تو نہیں پتا کہ انہوں نے کب رکھے ہیں یا نہیں رکھے؟ یہ تو محکمہ ہی بتا سکتا ہے کہ پرائیویٹ بنک میں 1100 ملین اور سرکاری بنک میں صرف 100 ملین کیوں رکھے گئے ہیں؟ کیا سرکار اپنے اوپر ہی اعتبار نہیں کرتی؟

جناب سپیکر: جہاں سے اُن کو فائدہ نظر آتا ہو گا اس بنک میں رکھے ہوں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! کسی بھی ڈیپارٹمنٹ کے جو اکاؤنٹس ہوتے ہیں اُن کے مختلف بنکوں کے اندر پیسے رکھے جاتے ہیں۔ کسی بنک میں پیسے زیادہ اور باقی میں کم ہیں تو یہ اکاؤنٹس والے ہی بتا سکتے ہیں لیکن generally other than the National Bank تمام محکمہ جات کے اکاؤنٹس مختلف بنکوں میں بھی ہوتے ہیں جہاں رقم رکھتے ہیں لہٰذا اس کے اندر یہ کوئی anomaly نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 9079 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جوبلی ٹاؤن لاہور میں عوامی فلاح کے پلاٹوں پر تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9079: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جوبلی ٹاؤن لاہور میں سکول، کالجز، ہسپتال، پارکس اور مساجد کے لئے مختص پلاٹوں پر ابھی تک تعمیرات نہیں ہوئی ہیں جبکہ اس ٹاؤن کے چالیس فیصد پلاٹوں پر تعمیرات ہو چکی ہیں؟

(ب) کیا ان عوامی فلاح کے پلاٹوں پر تعمیرات کرنا ایل ڈی اے کی ذمہ داری ہے یا دیگر کسی ادارے یا محکمہ کی ہے؟

(ج) کیا ایل ڈی اے اس آبادی میں سکول، کالجز، ہسپتال، پارکس اور مساجد بنانے کے لئے متعلقہ اداروں کو ہدایات جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) اس وقت جوبلی ٹاؤن سکیم میں تعمیر شدہ گھروں کی تعداد تقریباً657 ہے۔ جو کہ کل پلاٹوں کی تعداد کا15.3 فیصد ہے۔ پلاٹ نمبران779 تا802 بلاک بی ہسپتال کی تعمیر کے لئے نعمت سلیم ٹرسٹ کو بذریعہ نیلام عام الاٹ کر دیئے گئے ہیں جبکہ پلاٹ نمبران 81/1, 81/2,81/4 اور81/5 بر رقبہ تقریباً80 کینال پر ڈینٹل ہسپتال کی عمارت تعمیر ہو چکی ہے جبکہ محکمہ ایل ڈی اے جوبلی ٹاؤن سکیم میں پارکس کے لئے مختص پلاٹوں پر ڈویلپمنٹ کا کام جلد از جلد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس کے لئے محکمہ پی ایچ اے سے بھی رابطہ کیا جا رہا ہے ۔ یہاں اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے کہ کسی بھی سرکاری ادارے سے الاٹمنٹ کی درخواست موصول ہونے پر قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

(ب) عوامی فلاح کے لئے مختص پلاٹوں پر تعمیرات کرنا محکمہ ایل ڈی اے کی ذمہ داری نہ ہے بلکہ متعلقہ سرکاری اداروں کی ذمہ داری ہے۔

(ج) عوامی فلاح کے لئے مختص پلاٹوں پر تعمیرات کرنا متعلقہ الاٹی سرکاری اداروں کی ذمہ داری ہے۔ جن اداروں کو عوامی فلاح کے پلاٹ الاٹ ہو جاتے ہیں وہ پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے کے بعد عرصہ تین سال کے اندر نقشہ منظور کروا کر عمارت تعمیر کرنے کے پابند اور ذمہ دار ہوتے ہیں۔ مقررہ مدت میں عمارت تعمیر نہ کرنے کی صورت میں تعمیری عرصہ کا سرچارج وصول کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس کے جواب میں مجھے انہوں نے بتایا کہ ٹوٹل 657 گھر بن چکے ہوئے ہیں۔ یہ مجھے بتادیں کہ 657 گھر کس کس category کے بنے ہوئے ہیں؟

جناب سپیکر: آپ کیا کرتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پچھلے سوال کے اندر میں نے آپ کو بتایا تھا کہ اگلے سوال میں یہی بات آئے گی۔

جناب سپیکر: لوگوں کے گھر ہیں جیسے بھی بنائے ہیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! اس سوال کے اندر میں نے directly پوچھا ہے جس پر محکمہ کو پتا ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کی تعداد بتادی ہے اور اس کی پوری detail بھی دے دی گئی ہے۔ اب اگر یہ چاہ رہے ہیں کہ 657 گھروں کے مالکان کے نام بھی بتاؤں تو اس کی تفصیل میرے پاس موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اگر یہ پوچھتے تو پھر آپ کو بتانا پڑے گا لیکن انہوں نے یہ نہیں پوچھا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! with due respect شیر علی صاحب کا یہ محکمہ نہیں ہے لیکن پھر بھی اس پر effort کر رہے ہیں۔ ہم پورا ایوان اس کے لئے thankful ہے کہ انہوں نے ٹائم دیا اور at least اتنا دیا کہ وہ جواب دینے کے لئے آ گئے کیونکہ اس محکمہ کے منسٹر صاحب موجود نہیں تھے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے اس کی تفصیل کے اندر مجھے بتایا ہے کہ 80 کنال کا ایک ہسپتال تعمیر ہو چکا ہے لہذا کیا یہ مجھے بتا سکتے ہیں کہ 80 کنال کا ڈینٹل ہسپتال کب تعمیر ہوا ہے، اس کے اندر ابھی تک داخلے کیوں نہیں شروع ہو سکے اور تعمیر ہو کر صرف بلڈنگ کی شکل میں ہی کیوں

موجود ہے؟ اس سوال کے ذریعے میں یہ چیز highlight کرنا چاہتا ہوں کہ اربوں روپے لگا کر وہاں 80 کنال پر ڈینٹل ہسپتال بن چکا ہوا ہے جس کی صرف finishing ہونی ہے۔ جس طرح پنجاب اسمبلی کی نئی بلڈنگ بن چکی ہے لیکن اس کی finishing رہتی ہے اور وہاں پر سامان پڑا کھنڈر ہو رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جو بات آپ کر رہے ہیں اس حوالے سے سنیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! ڈینٹل ہسپتال کی بھی وہی غلطی ہے جس طرح پنجاب اسمبلی کی بلڈنگ کی غلطی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ یہ سوال نہیں کر سکتے۔ کوئی دوسرا سوال کرنا آپ کے اختیار میں نہیں ہے لہٰذا مہربانی کریں۔ اس سے متعلقہ سوال پوچھیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ 80 کنال کا ہسپتال کب بنا تھا اور کس نے بنایا تھا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کوئی ایسا مستری ہے جس کے نام کا آپ کو پتا ہے کہ فلاں مستری نے بنایا تھا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ جو amenities ہیں وہ ایل ڈی اے نہیں بلکہ مختلف محکمے جس طرح ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ یا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے وہ بناتے ہیں۔ جو amenities کے دوسرے کمرشل پلاٹس سارے auctions کئے جاتے ہیں جس میں مختلف لوگ تعمیر کرتے ہیں۔ اس کی تفصیل جو ایل ڈی اے یا ڈیپارٹمنٹ سے چاہ رہے ہیں وہ محکمہ کے purview میں ہی نہیں ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ج) کے جواب میں مجھے لکھ کر بھیجا ہے کہ عوامی فلاح کے لئے مختص پلاٹوں پر تعمیرات کرنا متعلقہ الاٹی سرکاری اداروں کی ذمہ داری ہے۔ جن اداروں کو عوامی فلاح کے پلاٹس الاٹ کئے جاتے ہیں وہ پلاٹ کا قبضہ حاصل کرنے کے بعد عرصہ تین سال کے اندر نقشہ منظور کروا کر عمارت تعمیر کرنے کے پابند اور ذمہ دار ہوتے ہیں۔ مقررہ مدت میں عمارت تعمیر نہ کرنے کی صورت میں تعمیری عرصہ کا سرچارج وصول کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: یہ انہوں نے آپ کو لکھ کر نہیں بھیجا بلکہ ایوان کو لکھ کر بھیجا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جواب تو میرے سوال کا ہی بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی ذات کے لئے نہیں ہے بلکہ ایوان کے لئے ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ پورے ایوان کے لئے ہے تو یہ عوام کا ایوان ہے جو عوام کے پیسے سے چلتا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر تین سال کے اندر اس نے بلڈنگ پوری کرنی تھی، ایل ڈی اے کا Rule کہتا ہے کہ completion certificate جب تک نہیں ملتا تب تک بلڈنگ مکمل نہیں ہے لہٰذا ہسپتال کی جو بلڈنگ بنی ہے کیا یہ اس کے اوپر سرچارج لے رہے ہیں جیسے انہوں نے کہا کہ لے رہے ہیں تو بتائیں کہ آج تک کتنا سرچارج لے چکے ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات /ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ پھر وہ detail چاہ رہے ہیں جو انہوں نے پہلے نہیں مانگی۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو سادہ سا سوال ہے اور اس پر یہ کہہ ہی نہیں سکتے کہ یہ fresh question ہے۔

جناب سپیکر: اگر سیدھا سادھا ہے تو پھر آپ خود ہی جواب دے دیں اور پوچھنے کی کیا ضرورت ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ تو کوئی جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر: بات سنیں۔ جب آپ کو جواب کا پتا ہے کہ سیدھا سادھا ہے تو پھر اُن سے کیوں پوچھتے ہیں؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں نے تو simple سوال کے اندر سے ضمنی سوال پوچھا ہے جس پر یہ نہیں بتا رہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ مہربانی کریں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ تین سال کے اندر اندر تعمیر کرنا ضروری ہے جس پر محکمہ سرچارج لیتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہ مجھے بتا دیں کہ جوبلی ٹاؤن میں completion نہ ہونے کی وجہ سے کتنا سرچارج لیا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ اُن کو بتائیں جتنا آپ کو پتا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے جو جواب پڑھا ہے اس کے اندر ہی ان کا جواب ہے۔ مقررہ مدت میں عمارت تعمیر نہ کرنے کی صورت میں تعمیری عرصہ کا سرچارج وصول کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر ٹائم پر عمارت مکمل نہیں ہو گی یا جو عمارت جس مقصد کے لئے بن رہی ہے جیسے انہوں نے خود کہا کہ completion سرٹیفکیٹ نہیں ملے گا تو obviously جب وہ completion سرٹیفکیٹ لینے آئیں گے تو اُن کو جرمانہ بھی ادا کرنا پڑے گا ورنہ completion سرٹیفکیٹ نہیں ملے گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ جرمانہ ہو تا رہا ہے تو مجھے جرمانہ بتائیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میری ایک گزارش ہے کہ ان کی گفتگو کے دوران میں بات نہیں کرتا لہذا جب میں بات کر رہا ہوں تو یہ بات نہ کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں وہ برخوردار ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان کو اتنا خیال ہونا چاہئے۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ جرمانہ کتنا لیا گیا ہے تو اس کی تفصیل میرے پاس موجود نہیں ہے جس کا میں اعتراف کر رہا ہوں۔ یہ تفصیل چونکہ مانگی نہیں گئی تھی اس لئے میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود کا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: ڈنگہ صاحب۔

جناب سپیکر: وہ ڈنگہ صاحب نہیں بلکہ آف ڈنگہ۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سوال نمبر9094 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات کے قصبہ لالہ موسیٰ، کھاریاں اور ڈنگہ میں واٹر سپلائی سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*9094: **میاں طارق محمود:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال17-2016 کا صاف پانی کمپنی کا کل بجٹ کتنا ہے؟

(ب) اس مالی سال کے دوران کتنے صاف پانی کی فراہمی کے منصوبہ جات شروع کرنے اور کتنے مکمل کرنے کے منصوبہ جات ہیں؟

(ج) ضلع گجرات کے قصبہ لالہ موسیٰ، کھاریاں اور ڈنگہ کی تمام شہری حدود میں واٹر سپلائی کے کتنے منصوبے شروع کئے گئے ہیں؟

(د) ان شہروں میں مزید کتنے واٹر سپلائی کے منصوبہ شروع کرنے کا کب تک پروگرام ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) صاف پانی کمپنی (ساؤتھ)

پنجاب صاف پانی کمپنی کا مالی سال18-2017 کا کل بجٹ24.5-ارب روپے ہے۔

صاف پانی کمپنی (نارتھ)

(ب) مالی سال18-2017 میں پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ پنجاب صوبے کی28 تحصیلوں میں کام کر رہی ہے۔ اس سے صوبے کی دو کروڑ دیہی آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا ہو گا اور یہ منصوبے مالی سال18-2017 میں مکمل کر لئے جائیں گے۔

صاف پانی کمپنی (ساؤتھ)

پنجاب صاف پانی کمپنی (ساؤتھ) سال18-2017 میں صوبہ پنجاب کی27 تحصیلوں میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے منصوبہ جات شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ (نارتھ)

(ج) ضلع گجرات کے قصبہ لالہ موسی، کھاریاں اور ڈنگہ کی ہر شہری حدود میں گورنمنٹ نے واٹر سپلائی کی ایک ایک سکیم شروع کی ہوئی ہے۔

1۔ واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم ڈنگہ سٹی۔

2۔ واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم اضافی آبادی کھاریاں سٹی

3۔ واٹر سپلائی سکیم لالہ موسی سٹی اینڈ رورل ایریاز۔

(د) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ (نارتھ) ان تینوں شہروں میں واٹر سپلائی کے جامع منصوبہ جات زیر تکمیل ہیں جو کہ موجودہ آبادی کی پانی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے کافی ہیں لہٰذا شہری حدود میں فی الحال مزید کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ج) میں نمبر 1 پر واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم ڈنگہ سٹی، نمبر 2 پر واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم اضافی آبادی کھاریاں سٹی اور نمبر 3 پر واٹر سپلائی سکیم لالہ موسیٰ سٹی اینڈ رورل ایریاز لکھا ہوا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان تینوں شہروں میں یہ کام کب شروع ہوا تھا اور کب مکمل ہو گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ کام کب سیدھا ہو گا؟ پہلے یہ ڈنگہ ہے تو اب یہ کام سیدھا کب ہو گا؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ وہی سکیم ہے جس کا میں نے پہلے کہا ہے کہ اسی مالی سال میں یہ مکمل کر دی جائے گی۔ یہ سوال different ہے لیکن اس میں بھی اسی واٹر سپلائی کا ذکر ہے جو پہلے کیا گیا تھا۔ یہ پانچ سکیمیں تھیں اور تین سکیمیں اس مالی سال میں انشاء اللہ مکمل کر دی جائیں گی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات کے ساتھ اتفاق نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے حالات کا پتا ہے۔ میں صرف ایک گزارش کرتا ہوں کہ کیا ان تینوں سکیموں کو high level پر سیکرٹری صاحب خود دیکھ سکتے ہیں کہ اتنا پیسا بھی خرچ ہوا ہے اور موقع پر لوگوں کو کیا فائدہ یا نقصان ہو رہا ہے؟

جناب سپیکر: چلیں، ہم آپ کی خواہش کا احترام کرتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ وہ چیک کریں گے اور چیک کر کے آپ کو بتائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ مہربانی

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ شنیلا رُوت کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9231 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*9231: محترمہ شُنیلا رُوت: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کی حدود میں کتنی رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہاؤسنگ سکیمیں ہیں؟

(ب) اب تک کتنی غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کی نشاندہی ہوئی ہے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) لاہور کی حدود میں کل 441 ہاؤسنگ سکیمیں ہیں۔ ان میں سے 244 سکیمیں منظور شدہ ہیں۔ ان منظور شدہ 244 سکیموں میں سے 93 رجسٹرڈ کوآپریٹو ہیں جبکہ 151 پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیمیں ہیں۔

(ب)

- اب تک 197 غیر منظور شدہ ہاؤسنگ سکیموں کی نشاندہی ہوئی ہے۔ محکمہ ایل ڈی اے اپنے قوانین، ایل ڈی اے ایکٹ 1975 (ترمیمی ایکٹ 2013) اور ایل ڈی اے پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم رولز 2014 کے تحت غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے مالکان اور ڈویلپرز کے خلاف مندرجہ ذیل کارروائی کر رہا ہے۔

1. غیر قانونی ہاؤسنگ سکیموں کے مالکان و قابضان کو نوٹسز جاری کرنا کہ ان کے خلاف بغیر منظوری کے سکیم بنانے کے جرم میں کارروائی کیوں نہ عمل میں لائی جائے۔

2. غیر قانونی سکیموں میں اراضی کی رجسٹری اور انتقال پر پابندی کے لئے کیس متعلقہ ڈسٹرکٹ کلکٹر کو بھیج دیا جاتا ہے۔
3. بجلی، پانی اور گیس کی سہولیات کو منقطع کرنے یا نہ دینے کے لئے کیسز متعلقہ محکمہ جات کو بھیج دیئے جاتے ہیں۔
4. غیر قانونی سکیموں کے بارے میں عوام الناس کی آگاہی کے لئے اشتہار قومی اخبارات میں شائع کروایا جاتا ہے۔
5. غیر قانونی سکیموں کی مسماری بھی کی جاتی ہے۔
6. ان کے سپانسرز /ڈویلپرز کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی کے لئے متعلقہ تھانے میں شکایات بھی درج کروائی جاتی ہیں۔
7. ان سکیموں کی منظوری کے وقت ان کے سپانسرز کے غیر قانونی طور پر سکیم میں ترقیاتی کام شروع کرنے اور پلاٹ کی خرید و فروخت سے متعلق اشتہار دینے کے عوض جرمانہ بھی وصول کیا جاتا ہے۔

❖ ان قوانین کے تحت محکمہ ایل ڈی اے میں تمام غیر قانونی رہائشی سکیموں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی پہلے سے ہی عمل میں لائی جارہی ہے۔ جس کے نتیجہ میں:

1. 50 سکیموں کے مالکان نے اپنی سکیمیں ختم کر دیں ہیں۔
2. 24 سکیمیں پرانی آبادیوں کی شکل میں ہیں۔ جن کے مسائل حل کرنے کے لئے حکومت نے کمیٹی بنادی ہے۔
3. 26 سکیموں کے مالکان نے منظوری کے لئے کیس جمع کرادیئے ہیں، جن پر قوانین کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جارہی ہے۔
4. تین سکیموں کا معاملہ عدالت میں ہے۔
5. 60 سکیمیں ایسی ہیں جو پرانی آباد شدہ سکیموں کی شکل میں عرصہ دراز سے چلی آرہی ہیں اور اس ضمن میں حکومت نے کمیشن تشکیل دیا ہوا ہے۔ جو اس نوعیت کے کیسز کے حل کے لئے مجاز ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں جز (ب) میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہتی ہوں کہ غیر منظور شدہ ہاؤسنگ سکیموں میں اس سال کتنے اشتہارات شائع کئے گئے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! Number تو میرے پاس نہیں ہو گا کہ کتنے اشتہارات اس سال میں دیئے گئے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! محکمہ سے پوچھ کر بتادیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ fresh question ہے کیونکہ اصل سوال میں انہوں نے یہ پوچھا نہیں ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جواب میں ہے کہ ہم نے اشتہارات شائع کئے ہیں تو میں صرف یہ پوچھ رہی ہوں کہ کتنے اشتہارات شائع کئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں وہی گزارش کر رہا ہوں کہ آپ نے اپنے سوال میں specifically اس سال کے اشتہارات کا نہیں پوچھا ورنہ آپ کو ضرور اس کی تفصیل ہم دیتے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! محکمہ سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہاں پر تو محکمہ جواب نہیں دے گا بلکہ منسٹر صاحب جواب دیں گے ناں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! وہ محکمہ سے پوچھ تو سکتے ہیں ناں کہ کتنے اشتہارات دیئے گئے ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! "بوٹی" منگوا لیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ ایسی بات نہ کریں کیونکہ آپ کو بھی پتا ہے کہ وہ دوسرے وزیر کی جگہ پر جواب دے رہے ہیں۔ (قہقہہ)

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ تو ہمارا حال ہے۔۔۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر: کوئی بات نہیں کیونکہ کوئی بیمار بھی ہو سکتا ہے اور کوئی مجبوری بھی تو ہو سکتی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ پردہ ڈالتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! میاں محمد اسلم اقبال کہہ رہے ہیں کہ آپ پردہ ڈالیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! نہیں، وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ پردہ ڈالتے ہیں۔

جناب سپیکر: (قہقہہ)

نہیں، وہ خود کہہ رہے ہیں کہ پردہ ڈالیں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر آپ ریسکیو1122 کا کام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے کہ پرانی آبادیوں کی شکل میں آباد آبادیوں پر بنائی گئی حکومتی کمیٹی کی کیا پیشرفت ہوئی ہے کیونکہ جواب میں ہے کہ "ہم نے کمیٹیاں بنائی ہیں" تو ان کمیٹیوں کی کیا پیش رفت ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جو آبادیاں عرصہ دراز سے قائم ہیں اور غیر قانونی ہیں تو انہیں regularize کرنے کے لئے ایل ڈی اے کی ایک bona-fide committee ہوتی ہے جس کے پاس ان کے cases مختلف stages پر ہیں۔ ان میں سے ہر case کی تفصیل اگر یہ چاہیں گی تو میں انہیں دے سکتا ہوں کہ کس کیس پر کتنی پیشرفت ہوئی ہے۔ ان cases کی کمیٹی کے سامنے hearing ہوتی ہے جہاں پر ایل ڈی اے کا اپنا مؤقف ہوتا ہے اور وہاں کے رہائشیوں کا اپنا مؤقف ہوتا ہے تو ان کے مؤقف سننے کے بعد فیصلہ کیا جاسکتا ہے کہ اس کو regularize کرنا ہے یا نہیں۔ کافی ناجائز سکیموں کو ختم بھی کیا گیا ہے جن کی تعداد بھی بتائی گئی ہے یعنی غیر رجسٹرڈ سکیموں کو ختم کیا گیا ہے اور ریگولر سکیموں میں بھی اگر shortcomings ہوں تو ان کا بھی نوٹس لیا جاتا ہے۔ یہ کمیٹی regular bases پر کام کر رہی ہے اور وہ ایڈہاک بنیادوں پر کام نہیں کرتی کیونکہ اس کے پاس continuously cases آتے رہتے ہیں جنہیں وہ dispose of کرتی ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے تو بڑا specific question کیا ہے کہ کیا پیشرفت ہوئی ہے کیونکہ کچھ تو پیشرفت ہوئی ہو گی اور کیا اس کا ریکارڈ محکمہ نہیں رکھتا؟ کیا محکمہ یہاں پر بیٹھا ہوا ہے؟ محکمہ سے کہیں کہ انہیں "بوٹی" دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ "بوٹی" والی بات کرتی ہیں تو یہ بات اچھی نہیں ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اگر محترمہ نے اپنے سوال کے اندر ہی ساری چیزیں mention کر دی ہوتیں تو ہم اس کا مکمل جواب لے لیتے۔

جناب سپیکر: چلیں، اگر کوئی بات انہوں نے پوچھ لی ہے تو آپ بتا دیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! آپ کا حکم بجا ہے---

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ ضمنی سوال اسی لئے کرتے ہیں تاکہ نامکمل جوابات کے مکمل جوابات آ جائیں۔ اگر ہم نے ایسے ہی کرنا تھا تو پھر میں لکھ دیتی، واقعی یہ صحیح کہہ رہے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ منسٹر صاحب home work کر کے نہیں آئے اور نہ ہی یہاں پر ڈیپارٹمنٹ بیٹھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ جاننا چاہتی ہوں اور specifically آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ کیا ڈیپارٹمنٹ یہاں بیٹھا ہوا ہے؟

جناب سپیکر: جی، بالکل ڈیپارٹمنٹ یہاں پر موجود ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پھر ڈیپارٹمنٹ سے کہیں کہ وہ جواب دے۔

جناب سپیکر: Let us talk. جی، یہ مناسب نہیں ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! منسٹر صاحب WhatsApp پر chat کر لیا کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، آپ کی مرضی ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! محترمہ بالکل بجا فرما رہی ہیں اور ڈیپارٹمنٹ یہاں پر موجود ہے لیکن جو ان کا سوال تھا اس کا جواب دیا گیا ہے اگر اسی سوال سے متعلقہ کوئی ضمنی سوال کریں گی تو میں اس کا جواب دینے کا ضرور پابند ہوں۔ اگر یہ ایک نیا سوال کریں گی اور اس کی تفصیل مانگیں گی تو میں اس کی تفصیل on the floor of the house غلط دے دوں تو میرا خیال ہے کہ وہ غیر مناسب ہے اس لئے بہتر ہے کہ میں اس کا جواب نہ دوں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! چلیں، میں ایک اور ضمنی سوال کر لیتی ہوں خاص طور پر جو غیر سرکاری یا غیر منظور شدہ سکیموں کے پلاٹوں کے خریداروں کی رقوم کی کیا ضمانت ہے کیونکہ کچھ دن قبل میں ایک ٹی وی پروگرام دیکھ رہی تھی کہ لوگ بہت پریشان ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان سے پیسے لے لئے جاتے ہیں لیکن انہیں پلاٹس نہیں دیئے جاتے اور پیسے خُورد بُرد ہو جاتے ہیں تو اس کی کوئی تو ضمانت ہونی چاہئے تاکہ لوگوں کو اعتماد ہو کہ جس چیز کے لئے انہوں نے پیسے دیئے ہیں وہ انہیں ملے گی۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! انہوں نے غیر منظور شدہ سکیموں کے اندر گارنٹی کا پوچھا ہے کہ کیا ان لوگوں کو پلاٹس ملیں گے یا نہیں تو خریدار کو کسی بھی پلاٹ کو خریدنے سے پہلے ایل ڈی اے کے دفاتر سے verify کرنا چاہئے کہ کیا یہ سکیم منظور شدہ ہے یا نہیں کیونکہ کسی بھی غیر منظور شدہ سکیم کے اندر اگر کوئی پلاٹ لے گا تو اس سکیم کے خلاف جب ایل ڈی اے یا ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کارروائی کرے گی تو خریداروں نے جو پیسے ڈویلپر کو جمع کروائے ہوں گے وہ jeopardy میں ضرور پڑیں گے تو byer کے لئے ایل ڈی اے سہولت میسر کرتی ہے۔ غیر منظور شدہ schemes identified ہیں اور منظور شدہ بھی identified ہوتی

ہیں۔ منظور شدہ سکیموں کے اندر انہیں investکرنا چاہئے اور غیر منظور شدہ سکیموں میں تو investہی نہیں کرنا چاہئے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے درست فرمایا لیکن میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ---

جناب سپیکر: محترمہ! اب یہ آخری سوال ہو گا۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! نہیں۔ میری بات سنیں کیونکہ جواب میں فرماتے ہیں کہ 197 غیر منظور شدہ ہاؤسنگ سکیموں کی نشان دہی ہوئی۔ پہلا سوال تو یہ ہے کہ یہ غیر منظور شدہ سکیمیں کیسے بن گئی ہیں، محکمہ کہاں تھا اور کیوں یہ بنی ہیں؟ یہ سکیمیں تو بنی نہیں چاہئیں تھی اور اس وقت کیوں نہیں actionلیا گیا؟ اگر آپ addکریں تو ایک جگہ 26,24,50 اور 60 کے numbers تو ان سب کو جمع کریں تو یہ 197 نہیں بنتیں بلکہ 203 سکیمیں بنتی ہیں تو پہلا سوال یہ ہے کہ آپ نے ان غیر منظور شدہ سکیموں کو بننے کیوں دیا؟ Mathematics کو ٹھیک کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ جو 197 سکیمیں ہیں یہ over a period of timeبنی ہیں یہ recent pastکے اندر نہیں بنیں۔ ان میں سے کچھ ایسی سکیمیں ہیں جو پرانی آبادیاں ہیں اور اب چونکہ ایل ڈی اے کی حدود کے اندر ہیں تو ان کو regularize کرنے کے لئے وہ Grievance Committee جس طرح میں نے پہلے عرض کی موجود ہے اس کے اندر اس کے کیسز ہیں۔ ان کا جو یہ سوال ہے کہ ان کو بننے کیوں دیا گیا؟

جناب سپیکر! میں یہ کہنا نہیں چاہ رہا تھا لیکن مجھے مجبوراً کہنا پڑ رہا ہے کہ بہت ساری جگہوں پر عدالتوں کے stay orders موجود ہیں جن کی وجہ سے بہت سارے کام محکمہ نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: محترمہ! جب stay order ہو پھر کوئی محکمہ کام نہیں کر سکتا۔ اگلا سوال بھی محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! سوال نمبر 9239 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع لاہور میں ایل ڈی اے کا بجٹ اور سڑکوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*9239: **محترمہ شُنیلا رُوت:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 16-2015 میں ضلع لاہور میں محکمہ ایل ڈی اے کی جانب سے سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ب) مختص شدہ بجٹ سے کس جگہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کی گئی نیز جن سڑکوں کی تعمیر و مرمت نہیں ہو سکی، اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ ایل ڈی اے نے سال 16-2015 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے 993.158 ملین روپے کا بجٹ مختص کیا۔

(ب) 16-2015 میں تعمیر و مرمت ہونے والی سڑکوں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں ایل ڈی اے اپنے مجوزہ پلان کے تحت سالانہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرتا ہے تاہم جن سڑکوں کی تعمیر و مرمت 16-2015 میں نہ ہو سکی، ان کو اگلے مالی سال کے بجٹ میں مرمت کر لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میرا جز (ب) میں simple سا سوال یہ ہے کہ میں نے یہ پوچھا تھا کہ مختص شدہ بجٹ سے کس جگہ سڑکوں کی تعمیر اور مرمت کی گئی نیز جن سڑکوں کی تعمیر اور مرمت نہیں ہو سکی اس کی وجوہات کیا ہیں؟ میں نے وجوہات مانگی تھیں لیکن انہوں نے کوئی وجہ نہیں بتائی بلکہ جواب یہ دے رہے ہیں کہ جو سڑک نہیں بن سکی اس کو ہم نے اگلے سال کے بجٹ میں ڈال دیا ہے۔ یہ تو میرا سوال ہی نہیں تھا میرا سوال تو یہ تھا کہ اس کی وجوہات کیا ہیں وہ کیوں نہیں بن سکیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے سارے حقائق تو بتانے ہی تھے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جو فنڈز available تھے انہیں فنڈز کے اندر ایل ڈی اے کے بورڈ نے جو سکیمیں approve کیں وہ بنادی گئیں اور جو اس میں سے excess تھیں ان کو اگلے سال کے بجٹ میں ٹرانسفر کر دیا گیا وہاں ان کو repair کر دیا جاتا ہے۔ یہ ongoing کام ہیں ساری سڑکیں ایک ہی سال میں نہ مرمت ہوتی ہیں اور نہ ہو سکتی ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس کے ساتھ جو 16-2015 کا annexure لگایا گیا ہے جس میں ایوان کو detail مہیا کی گئی ہے کہ کہاں پر پیچ ورک ہوا ہے۔ میری آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ اس annexure کا سیریل نمبر 8 ہے Jamal Colony Patchwork of road in Shah ایک تو اس کی مزید detail بتائی جائے کہ یہ کہاں پر patchwork ہوا ہے کیونکہ شاہ جمال کالونی تو بہت بڑی ہے؟ سیریل نمبر 22 ہے Shadman Road. Repair maintenance of link یہ کون سی لنک شادمان روڈ ہے وہ بتائی جائے؟

جناب سپیکر! سیریل نمبر 25 پر Samanabad, Patchwork of road in Pakki Thathi Lahore ہے اور پکی ٹھٹھی سمن آباد کے بارے میں 16-2015 کی آپ تھوڑی سی detail بتادیں کہ یہ کہاں پر کیا ہے کیونکہ میں ادھر کا خود رہائشی ہوں تاکہ مجھے پتا چل سکے کہ آپ نے کون سا پیچ ورک کیا ہے؟ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ہم ان کو detail provide کر دیں گے کیونکہ یہ سکیم جس کے تحت پیسے لگائے گئے وہ یہاں پر mentioned ہے۔ اگر یہ مزید چاہ رہے ہیں کہ جس طرح انہوں نے point out کیا

کہ سمن آباد کے اندر کون سی سڑک پر پیچ ورک ہوا ہے تو یہ بہت minute detail ہے کیونکہ یہ ٹھیکہ تو۔۔۔

جناب سپیکر: آپ نے جو لسٹ دی ہے اس میں یہ شامل نہیں ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):
جناب سپیکر! یہ اس میں شامل ہے۔ Samanabad, Patchwork of roads in Pakki Thathi Lahore اب پکی ٹھٹھی کے اندر کس کس روڈ پر پیچ ورک ہوا ہے تو وہ ایک روڈ تو نہیں ہو گی جہاں جہاں یہ پیچ ورک ہوا ہو گا اس کی detail ہم provide کر دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ پکی ٹھٹھی کے اندر تو ایل ڈی اے کام نہیں کر سکتا کیونکہ وہ ایل ڈی اے کے under نہیں آتی بلکہ کارپوریشن کے under آتی ہے یا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے under آتی ہے یا ٹاؤن کے under آتی ہے۔ جو سمن آباد ایل ڈی اے کی آبادی ہے اس کے اندر تو نئی سڑک بنی ہے وہاں پیچ ورک کہاں سے آ گیا؟ یہاں پر انہوں نے ایک کروڑ 15 لاکھ 64 ہزار 300 روپیہ پیچ ورک کا بتایا ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ وہ کون سی سڑک ہے جہاں پیچ ورک ہوا ہے؟ وہاں پر این
نمبر 1,2,3 ہوتے ہیں۔ یہ ہمیں بتا دیں کہ کون سے ایریا میں فلاں این سے لے کر فلاں این میں پیچ ورک ہوا ہے اس کی detail مجھے بتا دیں؟ اسی طرح شادمان کا علاقہ بھی میرے ایریا میں fall کرتا ہے، شاہ جمال بھی میرے ایریا میں fall کرتا ہے جہاں پر پی پی۔148 ہے۔ یہ اس بارے ایوان کو apprise کریں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):
جناب سپیکر! یہ 16-2015 کا کام ہے ہم ان کو detail دے دیں گے۔ آپ یا تو اس سوال کو pending فرما دیں اور next time اس کی exact detail دے دیں گے کیونکہ اس سوال میں یہ detail مانگی نہیں گئی تھی۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال کو pending کر لیتے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! pending کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے آپ کو بھی پتا کہ اب یہ آنا نہیں ہے۔ یہ پرسوں اس کا جواب دے دیں کیونکہ کل چھٹی ہے پھر تو بات بن جائے گی اگر pending کریں گے تو اس کا جواب پھر نہیں آئے گا۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ مین سڑکیں تو دو بنی ہیں انہوں نے پیچ ورک کہاں کیا ہے؟

جناب سپیکر: یہ پہلے 16-2015 کے پیچ ورک کی بات کر رہے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ 2016 میں بنی ہیں مجھے پتا ہے کیونکہ میں اس علاقے میں رہتا ہوں۔ میری عرض یہ ہے کہ یہ جو پیچ ورک کیا گیا ہے اس کی detail مجھے بتائی جائے۔ یہ پرسوں بتا دیں اگر آپ pending کریں گے تو اب تو اس اسمبلی میں کوئی چکر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: پرسوں کو وعدہ اچھا نہیں ہو گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ پرسوں مجھے ساری detail بتا دیں۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر بات ختم کریں۔

جناب سپیکر: چلیں، اس سوال نمبر 9239 کی detail مورخہ 3- مئی 2018 کو فراہم کی جائے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 9311 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور گڑھی شاہو پل کی تعمیر و مرمت کے لئے رقم اور ٹینڈر سے متعلقہ تفصیلات

*9311: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گڑھی شاہو پُل لاہور کی تعمیر و مرمت کے لئے کل کتنی رقم رکھی گئی ہے تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ پُل کی تعمیر و مرمت کے لئے کون سے اخبار میں ٹینڈر دیا گیا اخبار کا نام اور تاریخ بیان فرمائی جائے؟

(ج) کتنی کمپنیوں نے ٹینڈر میں حصہ لیا ان میں سے جس کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا اس کا نام بتایا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) گڑھی شاہو پل لاہور کی تعمیر و مرمت کے لئے کل رقم 161.417 ملین روپے مختص کی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ پُل کی تعمیر و مرمت کے لئے اخبار اشتہار برائے ٹینڈر مورخہ 13-اپریل 2017 کو روزنامہ "ڈان" اور روزنامہ "نوائے وقت" میں دیا گیا۔

(ج) ٹینڈر میں تین کمپنیوں نے حصہ لیا جس میں سے میسرز IKAN Engg نے کھلے مقابلہ کے بعد ٹینڈر جیتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! میں نے اس میں گڑھی شاہو پل کے بارے میں سوال کیا تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ 161.417 ملین روپے اس کے لئے رکھے گئے تھے۔ اب چونکہ یہ پل مکمل ہو چکا ہے تو میرا سوال یہ ہے کہ اس میں سے کتنے پیسے utilize ہوئے ہیں اس کی detail بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کا ٹھیکہ two percent above this cost ہوا تھا۔ جس طرح یہ خود فرما رہی ہیں کہ اس کو مکمل کر دیا گیا ہے اور اس کی exact cost میں ابھی work out کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ مکمل ہو گیا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! جی، ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: پھر اب کیا پوچھنا ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ exact cost پوچھ رہی ہیں اور اس کا two percent above cost پر ہوا ہے تو میں ابھی آپ کو calculate کر کے بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! یہ calculation تو آپ خود بھی کر سکتی تھیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! I may be wrong اس کی لاگت 93 کے قریب آئی ہے۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! یہ بات تو مناسب ہے جو انہوں نے بتا دی کہ above two percent ہے تو وہ calculation تو چلیں ہو جائے گی مگر یہ 2 فیصد پھر کہاں سے لایا گیا کیونکہ اس کے لئے مختص تو اتنے پیسے ہوئے تھے۔ کیا یہ پیسے کسی دوسرے ڈیپارٹمنٹ سے لائے گئے تھے کیونکہ میرا main concern یہ ہے کہ یہ ایجوکیشن یا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ سے تو نہیں لائے گئے؟

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ کا کام ہو گیا ہے اب کیا کرنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جو 2 فیصد زیادہ خرچ آیا ہے وہ پیسے کہاں سے آئے ہیں ہمارا main concern یہ تھا کہ کہیں ہیلتھ یا ایجوکیشن کے بجٹ سے تو نہیں reallocate کیا گیا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ضمنی گرانٹ میں سے پیسے آئے ہیں کسی ڈیپارٹمنٹ میں سے نہیں آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، سپلیمنٹری گرانٹ سے پیسے آئے ہیں۔ جی، اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 9637 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: نیو مسلم پارک میں مدنی سٹریٹ
اور غنی کالونی میں پانی کے نکاس سے متعلقہ تفصیلات

*9637: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مدنی سٹریٹ نمبر25(مدرسہ احیاء العلوم)اورابو بکر سٹریٹ نمبر26 نیو مسلم پارک غنی کالونی نواں کوٹ لاہور میں گندے پانی کی نکاسی کے لئے سیور تیج اور پینے کے پانی کے پائپ بیس / پچیس سال قبل بچھائے گئے تھے ایک عرصہ تک استعمال سے خراب ہونے کی وجہ سے ان گلیوں کے مکینوں کو پینے کے لئے سرکاری پانی بھی بدبو دار اور غلیظ دستیاب تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شروع سال 2017 مدنی سٹریٹ نمبر25(مدرسہ احیاء العلوم)اور ابو بکر سٹریٹ نمبر26 میں سیور تیج اور پینے کے پانی کے نئے پائپ بچھانے اور دونوں گلیوں کو پختہ کرنے کی منظوری کے بعد کام شروع کیا گیا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابو بکر سٹریٹ نمبر26 میں سیور تیج اور پینے کے سرکاری پانی کے نئے پائپ بچھانے کے بعد گلی کو بھی پختہ کر دیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مدنی سٹریٹ نمبر25(مدرسہ احیاء العلوم) میں صرف سیور تیج کے نئے پائپ بچھائے ہیں پینے کے پانی کے نئے پائپ نہیں بچھائے گئے اور گلی بھی پختہ نہیں کی گئی؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مدنی سٹریٹ نمبر25(مدرسہ احیاء العلوم) میں پینے کے پانی کے نئے پائپ بچھانے کے ساتھ گلی کو پختہ کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مدنی سٹریٹ نمبر 25 (مدرسہ احیاء العلوم) اور ابو بکر سٹریٹ نمبر 26 نیو مسلم پارک غنی کالونی نواں کوٹ لاہور کے مکینوں کو پینے کے لئے سرکاری پانی بھی بدبودار اور غلیظ دستیاب تھا اس علاقہ میں کبھی گندے پانی کی شکایت موصول نہ ہوئی تھی لیکن پانی کی پائپ لائنیں پُرانی اور گہری ہونی کی وجہ سے لاہور ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے تحت حال ہی میں دونوں گلیوں میں نئی پانی کی پائپ لائنیں بچھادی گئی ہیں۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ شروع سال 2017 مدنی سٹریٹ نمبر 25 (مدرسہ احیاء العلوم) اور ابو بکر سٹریٹ نمبر 26 میں سیوریج اور پینے کے پانی کے نئے پائپ بچھانے کی منظوری کے بعد کام شروع کیا گیا تھا جبکہ دونوں گلیوں کو پختہ کرنے کا کام MCL کی ذمہ داری ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ابو بکر سٹریٹ نمبر 26 میں سیوریج اور پینے کے سرکاری پانی کے نئے پائپ بچھانے کے بعد گلی کو MCL نے پختہ بھی کر دیا ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ مدنی سٹریٹ نمبر 25 (مدرسہ احیاء العلوم) میں سیوریج اور پینے کے پانی کے علیٰحدہ علیٰحدہ نئے پائپ بچھا دیئے گئے ہیں جبکہ گلی کو پختہ کرنے کا کام MCL کی ذمہ داری ہے۔

(ہ) مدنی سٹریٹ نمبر 25 (مدرسہ احیاء العلوم) میں پینے کے پانی کے نئے پائپ بچھا دیئے گئے ہیں جبکہ گلی کو پختہ کرنے کا کام MCL کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نیو مسلم پارک غنی کالونی نواں کوٹ کے بارے میں گندے پانی کی نکاسی کے حوالے سے تھا تو یہاں پر منسٹر صاحب کے محکمے نے سوال کی جز (الف) میں جواب دیا ہے کہ لاہور ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے تحت حال ہی میں دونوں گلیوں میں نئی پائپ لائن بچھا دی گئی ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ بتادیں کہ یہ پائپ لائن کس محکمے نے بچھائی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان):
جناب سپیکر! یہ جو سٹریٹ کے اندر کہہ رہے ہیں۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! نہیں، چھت پر پائپ لائن کی بات ہے۔

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان):
جناب سپیکر! ان کے بقعول ان کی چھت پر جو پائپ ڈالا گیا ہے تو اس پراجیکٹ کو محکمہ ہاؤسنگ نے execute کیا ہے۔(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ آپ جواب دیں سکیں گے اب ان کے پاس چٹ آ گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، میں جواب نہیں دوں گا، وہ جواب دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں نے آپ سے عرض یہ کی ہے کہ اب معزز منسٹر کے پاس slip آ گئی یعنی چٹ آ گئی ہے تو شاید جواب دیں سکیں گے۔ لازمی بات ہے کہ یہ پائپ زمین پر ڈالا جاتا ہے، یہ کوئی چھت پر تو نہیں ڈالا گیا۔ میں اس بارے میں تو آپ سے نہیں پوچھ رہا۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کر رہا ہوں کہ لاہور ڈویلپمنٹ پراجیکٹ کے تحت یہ پائپ ڈالا کس نے؟ مطلب وہاں پر کون سے محکمہ نے پائپ ڈالا ہے؟

جناب سپیکر: جی، کون سے محکمہ نے پائپ ڈالا ہے وہ یہ پوچھ رہے ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان):
جناب سپیکر! میں نے گزارش کی ہے کہ پائپ محکمہ ہاؤسنگ نے ڈالا ہے۔ اب یہ پوچھتے ہیں کہ کون

سے محکمہ نے ڈالا ہے تو میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ محکمہ ہاؤسنگ نے پائپ ڈالا ہے اور واسا اس کا subsidiary ادارہ ہے اس نے پائپ ڈالا ہے۔

جناب سپیکر: جی، پائپ ڈالا ہو گا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! پائپ ڈالا ہے۔

جناب سپیکر: اچھا! پائپ ڈالا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! تسی سمجھ ہی گئے او، دوسرا میرا سوال یہ ہے کہ یہاں پر جو بات کی گئی ابھی پائپ ڈالنے کے بعد گلیوں کی مرمت کے لئے، تو واسا والے بھی ادھر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے چیمبر میں متعلقہ سیکرٹری صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔ اب یہ تو ایک set pattern ہے کہ جب کسی گلی کو کھودا جاتا ہے، اس کا estimate بنایا جاتا ہے، چاہے وہ سیوریج کے لئے کیا جائے، چاہے وہ واٹر سپلائی کے لئے کیا جائے تو یہ اس کی repair and maintains ہے اور اگر پورا پائپ ڈالا جاتا ہے تو اس کے لئے بھی رقم رکھی جاتی ہے یہ عام set pattern اور ایک routine work ہے۔ یہاں پر جو آخری جز(ہ) میں جواب دیا گیا ہے اس میں سوال پوچھا گیا تھا کہ اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مدنی سٹریٹ نمبر 25 (مدرسہ احیاء العلوم) میں پینے کے پانی کے لئے نئے پائپ بچھانے کے ساتھ گلی کو پختہ کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک؟ تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں پڑھ دیتا ہوں تاکہ منسٹر صاحب اس کو سن لیں تو پھر جواب دے سکیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب پڑھ دیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں جواب پڑھ دوں؟

جناب سپیکر: نہیں، وہ خود ہی پڑھ دیں گے۔ منسٹر صاحب! پڑھ لیں گے۔ جی! ان کو جواب پڑھا کر بتا دیں۔

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! مدنی سٹریٹ نمبر 25(مدرسہ احیاء العلوم) میں پینے کے پانی کے نئے پائپ بچھا دیئے گئے ہیں جبکہ گلی کو پختہ کرنے کا کام MCL کی ذمہ داری ہے۔یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ جو پراجیکٹ ہوتا ہے اس کے اندر اس کی سٹریٹ کی repair کی cost ڈالی جاتی جو بھی اور کہیں پر بھی سڑک کو کٹ لگتا ہے۔اس کے پیسے متعلقہ ادارے کو جمع کرا دیئے جاتے ہیں پھر وہ اس کی rehabilitation کرتی ہے۔اس کے پیسے جمع کرا دیئے گئے ہیں اور MCL اس کو repair کرے گی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! 2017 کے اندر یہ پائپ ڈالا گیا تھا تو یہ فرما دیں کہ کتنے پیسے رکھے گئے تھے اور یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟ آپ نے یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ یہ کام 2017 میں شروع ہوا تھا تو اب یہ فرما دیں کہ پیسے کتنے رکھے گئے تھے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ اسی financial year کی بات کر رہے ہیں اور یہ اسی financial year میں مکمل ہو گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پیسے کتنے رکھے گئے تھے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ آپ نے پوچھا نہیں ہے تو یہ میں آپ کو کیسے بتاؤں۔

جناب سپیکر: بقول ان کے آپ کا جو بھی کام ہو گا وہ مکمل کرا دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کب مکمل کروا دیں گے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اسی financial year میں مکمل کرا دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کون سا financial year?

وزیر کانکنی ومعدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ 18-2017 کی بات ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ تو financial year ختم ہو گیا۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): کدھر ختم ہوا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ختم ہو گیا ہے ناں جی۔

جناب سپیکر: جی، ابھی ختم نہیں ہوا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اب تو بجٹ آنا ہے financial year ختم ہو گیا۔۔۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! 30-جون 2018 کو financial year ختم ہوتا ہے۔ یہ چیزوں کو confuse نہ کریں، ابھی 18-2017 financial year چل رہا ہے اور 18-2017 کا financial year 30-جون 2018 کو ختم ہو گا۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ فرما دیں کہ اس گلی کو کھود کر پائپ ڈالنے کا کام کس مہینے میں شروع ہوا تھا تاکہ اس کے بعد پھر ہم بات کر سکیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ نے گلی کھودنے کا کام کب شروع کیا تھا؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پھر میں بتا دیتا ہوں، آپ ذرا متعلقہ محکمہ سے پوچھ کر بتا دیں کہ کس مہینے میں شروع کیا گیا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس کو اس financial year میں مکمل کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چلیں! ٹھیک ہے۔ اب آپ کی ذمہ داری ہے، محکمہ بھی سن رہا ہے اور آپ بھی سن رہے ہیں۔ otherwise پھر۔۔۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! otherwise پھر اسمبلیاں بھی ختم ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر: اللہ خیر رکھے۔ آپ خیال کریں۔ جی! آپ اس کو مکمل کروادیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ان کو بولنے دیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! وہ موقع دیں گے تو میں بولوں گا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کو موقع مل گیا ہے اور کیا کہنا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات/ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! آپ نے حکم دے دیا ہے اور انشاءاللہ ہم MCL کے ساتھ رابطہ کرتے ہیں اور اس کو expedite کرادیتے ہیں۔ ان کو پیسے جمع کرادیئے گئے ہیں۔ ہم اس کو جلد از جلد اس financial year میں مکمل کرادیں گے۔

جناب سپیکر: جی، شاباش۔ good,

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اگر اجازت ہو تو میں آخری بات کرلوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ اگر کسی چھوٹی گلی کو کھودا جائے اور کھودنے کے بعد اس کو سال ویسے چھوڑ دیا جائے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اگر گلی لمبی ہے یا زیادہ کلومیٹر کی ہے تو وہاں پر لوگ کس طرح سے زندگی گزاریں گے؟ روزانہ آنا جانا اور گھر سے باہر نکلنا، آپ کو پتا ہے کہ یہ 8 سے 15 یا 20 فٹ کی گلی ہوتی ہے۔ اگر سال اس کو چھوڑ دیں گے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ ایک side کو پہلے بنالیں گے اور دوسری side کو بعد میں بنالیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ نہیں عرض کر رہا بلکہ میں آپ سے اور عرض کرنا چاہ رہا ہوں۔ میں عرض یہ کرنا چاہ رہا ہوں کہ اگر آپ اس کی repair and maintains نہیں کریں گے تو وہ کس طرح سے گزارہ کریں گے؟

جناب سپیکر! میں یہ نہیں عرض کر رہا کہ کب کریں گے اور آدھی بنالیں۔ یہ ضرور ان کے محکمے کا کام ہے۔ انہیں کہیں کہ یہ expedite جلدی کروادیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ جی، expedite کرائیں۔ اب اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 9675 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا شہر میں پی ایچ اے کا قیام، بجٹ اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*9675: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگودھا شہر میں پی ایچ اے کا قیام کب عمل میں آیا؟

(ب) اس شہر میں کتنے پارک کس کس جگہ کتنے رقبہ پر قائم ہیں؟

(ج) پی ایچ اے سرگودھا کے کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(د) پی ایچ اے سرگودھا کا سال 17-2016 اور 18-2017 کا بجٹ مدوار بتائیں؟

(ہ) شاہین پارک سرگودھا کتنے رقبہ پر مشتمل ہے اس پر دو سالوں کے دوران کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، اس پارک میں کون کون سی اشیاء (تاریخی) کب نصب کی گئی تھیں اور ان کی اب کیا پوزیشن ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) پی ایچ اے سرگودھا کا قیام HUD&PHED کے نوٹیفکیشن نمبر SO(UD)1-31/2014 بتاریخ16-اپریل2014 کے تحت عمل میں آیا اور2016 میں پی ایچ اے بورڈ نے ریگولیشن منظور کئے جس کے بعد باقاعدہ کام شروع ہوا۔

(ب) سرگودھا شہر میں78 سے زائد پارکس ہیں جن کا ٹوٹل رقبہ تقریباً165 ایکڑ ہے۔ جس میں سے20 پارک پی ایچ اے سرگودھا کو ٹرانسفر ہوئے اور جن کی تزئین و آرائش پی ایچ اے کر رہا ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پی ایچ اے سرگودھا میں20 افسران اور ملازمین کام کر رہے ہیں اور120 ملازم ڈیلی ویجز پر کام کر رہے ہیں جو کہ مختلف پارکس اور گرین بیلٹس پر کام کر رہے ہیں۔ تفصیل(Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بجٹ17-2016 میں25.00 ڈویلپمنٹ اور55.00 ملین تنخواہوں اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں آئے۔18-2017 میں صرف52.00 ڈویلپمنٹ کی مد میں آئے جبکہ تنخواہوں اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی گرانٹ موصول نہ ہوئی۔

(ہ) شاہین پارک ایک پرائیوٹ ہاؤسنگ سوسائٹی ہے جو کہ کنٹونمنٹ بورڈ کے ایریا میں آتی ہے اور یہ پارک شاہین پارک پی ایچ اے کی نگرانی میں نہیں آتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کی جز(ب) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں اور اس میں، میں نے پوچھا تھا کہ پارکس کا رقبہ بتا دیں یعنی کتنے پارکس ہیں اور ان کا رقبہ کتنا کتنا ہے تو مجھے on the whole رقبہ بتا دیا گیا ہے کہ پورے سرگودھا شہر میں78 پارکس265 ایکڑ پر محیط ہیں او رجو تفصیل ساتھ مجھے دی گئی ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں ان میں سے دو کا نام لینا چاہوں گی؟

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! مجھے نام پڑھ کر بڑی حیرت ہوئی۔ ایک پارک کا نام شہباز شریف پارک اور ایک پارک کا نام نااہلی چوک پارک۔۔۔

جناب سپیکر: کون سا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! نااہلی چوک پارک۔

جناب سپیکر: دیکھیں! میری بات سنیں۔ اگر آپ کسی کی قیادت کو بُرا کہیں گی یا ان کے بارے میں الفاظ غلط استعمال کریں گی تو میں اجازت نہیں دوں گا۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس میں نام لکھا ہوا ہے، یہ آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے مجھے تفصیل دی ہے۔ میں تو وہ پڑھ رہی ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: .No, please آپ کی بڑی مہربانی۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس میں لکھا ہوا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میرے پاس جو تفصیل آئی ہے میں نے آپ کو وہ پڑھ کر سنائی ہے۔ میں اپنے پاس سے نہیں پڑھ رہی یا تو وہ غلط لکھا ہوا ہے، misprint ہے لیکن میرے پاس تفصیل میں یہی لکھا ہوا ہے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں گزارش کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ بولیں

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! ان پڑھاں دا کوئی علاج نہیں۔ ایہہ ٹاہلی اے تے ٹاہلی نوں نااہلی پڑھ دے پے نیں۔ ایس توں وڈا کوئی نااہل ہو سکدا اے۔

جناب سپیکر: جی،

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! آپ پڑھ لیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): ٹاہلی اے، ٹاہلی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! جز (د) جو ہے اس میں مجھے تفصیل میں بتایا گیا ہے کہ 2016-17 میں 25.00 ملین ڈویلپمنٹ اور 55.00 ملین تنخواہوں اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں بجٹ آیا تھا جبکہ 2017-18 میں 52.00 ملین ڈویلپمنٹ کی مد میں آئے تھے۔ 2017-18 جو ہے اس میں تنخواہوں اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں کوئی پیسے نہیں آئے۔

جناب سپیکر: کوئی گرانٹ وصول نہیں ہوئی۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! کیا 2017-18 میں وہاں پر جو employees ہیں ان کو تنخواہیں نہیں دی جائیں گی؟

جناب سپیکر: جی، وہ ابھی آپ کو بتاتے ہیں۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! یہ جو رقم 52.00 ملین بتائی گئی ہے، انہوں نے پوچھا تھا کہ:

"پی ایچ اے سرگودھا کا سال 2016-17 اور 2017-18 کا بجٹ مد وار بتائیں؟"

جناب سپیکر! 2016-17 میں ڈویلپمنٹ کے 25.00 ملین اور 55.00 ملین تنخواہوں اور نان ڈویلپمنٹ کی مد میں دیا گیا۔ 2017-18 میں 52.00 ملین دیا گیا، باقی نان ڈویلپمنٹ اور تنخواہوں کے جو اخراجات ہیں یہ پی ایچ اے اپنے sources سے انکم generate کرتا ہے اور اس میں سے دیتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پی ایچ اے کیسے کر سکتا ہے؟

MR SPEAKER: Question Hour is over now. Thank you very much.

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولپور میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*5566: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر میں واٹر سپلائی کی کون کون سی سکیمیں 2001 سے اب تک بنائی گئی، ہر سکیم کی مالیت کتنی تھی، اگر کوئی سکیم نامکمل ہے تو کن وجوہات کی بناء پر اور ان وجوہات کو دور کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

ا(ب) کیا جن سکیموں کے ٹرانسفار مر چوری ہو گئے ہیں ان کی ایف آئی آر درج ہو گئی ہیں، سکیم وار ایف آئی آر کا اندراج نمبر بتائیں اور یہ کب درج ہوئی ہیں، ریکوری کی کیا پوزیشن ہے؟

(ج) صوبہ بھر میں واٹر سپلائی سکیموں کے لئے کتنی رقم allocation block میں رکھی گئی ہے 2014-12-31 تک اس میں سے بہاولپور شہر کے لئے کتنی سکیمیں شروع کی گئی ہیں یا کون کون سی سکیمیں زیر غور ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) بہاولپور شہر میں واٹر سپلائی سکیمیں برائے سال 2001 سے اب تک درج ذیل ہیں:

مالی سال	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت (ملین روپے)	تکمیل تخمینہ لاگت (ملین روپے)	موجودہ حالت
2002-03	واٹر سپلائی سکیم مقبول کالونی بہاولپور	3.512	3.512	ٹی ایم اے سٹی بہاولپور کے زیر انتظام فنکشنل ہے
2002-03	واٹر سپلائی سکیم سٹلائٹ ٹاؤن بہاولپور(Part-I)	1.334	1.334	ایضاً
2006-07	اربن واٹر سپلائی سکیم بہاولپور سٹی	282.533	282.533	اسلامی کالونی، مقبول کالونی اور ماڈل ٹاؤن سی ٹی ایم اے کے زیرانتظام فنکشنل ہے جبکہ اندورن شہر کی واٹر سپلائی سکیم کی تکمیل جون 2018 میں ہو

				گی
2008-09	واٹر سپلائی سکیم اسلامی کالونی بہاولپور	4.429	4.429	TMA City BWP کے زیر انتظام فنکشنل ہے
2013-14	واٹر سپلائی سکیم ازOHR اسلامی کالونی سے نور کالونی تین مرلہ سکیم نزد برائٹ پبلک سکول بہاولپور	0.958	0.958	ایضاً

(ب) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ بہاولپور کی جانب سے بنائی جانے والی درج بالا واٹر سپلائی سکیموں کا کوئی ٹرانسفار مر چوری نہ ہوا ہے۔

(ج) بمطابق سالانہ ADP 2014-15 واٹر سپلائی سکیموں کے لئے مبلغ 1000.00 ملین روپے مختص ہیں۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ یہ block allocation میں صرف دیہی سکیمیں شامل ہیں اور شہری سکیمیں شامل نہ ہیں۔

لاہور: پی پی-146 کی آبادیوں کو صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*5624: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-146 لاہور کی گندہ نالہ، انگوری سکیم، رشید پورہ دربار کوٹلی پیر عبدالرحمٰن کے رہائشیوں کو گزشتہ پانچ سالوں سے سیوریج کا گندا پانی پینے کو مل رہا ہے لیکن متعلقہ انتظامیہ کو شکایات کرنے کے باوجود کوئی اثر نہ ہوا ہے؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ مسئلہ کو فوری حل کرنے کے لئے کوئی خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، آگاہ کیا جائے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ پی پی-146 لاہور کی گندا نالہ، انگوری سکیم، رشید پورہ دربار کوٹلی پیر عبدالرحمٰن کے رہائشیوں کو گزشتہ پانچ سالوں سے سیوریج کا گندا پانی پینے کو مل رہا ہے۔ فی الحال پینے کے پانی میں سیوریج پانی کی آمیزش کے حوالے سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ تاہم جب کبھی اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے۔ اور شکایت فوراً رفع کی جاتی ہے۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ پانی

میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنا ہی ہاؤس کنکشن کا لیک ہونا ہوتا ہے جس کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہوتی ہے تاہم شکایت موصول ہونے پر واسا صارف کا پائپ بھی مرمت کر دیتا ہے۔ پی پی۔146 لاہور کی مذکورہ آبادیوں سے مئی 2015 میں بھی پانی کے نمونہ جات لے کر چیک کئے گئے ہیں جس کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ علاقہ میں لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جا رہا ہے۔

یونین کونسل نمبر 46 لاہور: فراہمی آب کے پائپوں کی تبدیلی سے متعلقہ تفصیلات

*5625: **محترمہ خدیجہ عمر**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 46 لاہور کی تمام آبادیوں میں پانی کے پائپ انتہائی ناکارہ ہو چکے ہیں جس کے باعث لوگوں کو پینے کا مضر صحت پانی پینے کو مل رہا ہے؟

(ب) کیا متعلقہ حکام مذکورہ یو سی میں پانی کے پائپ فوری تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 46 لاہور کی تمام آبادیوں میں پانی کے پائپ انتہائی ناکارہ ہو چکے ہیں جس کے باعث لوگوں کو پینے کا مضر صحت پانی پینے کو مل رہا ہے۔ فی الحال پینے کے پانی میں آلودگی کے حوالے سے کوئی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ تاہم جب کبھی اس قسم کی شکایت موصول ہوتی ہے تو فوراً موقع پر جا کر واٹر سپلائی لائن کو چیک کیا جاتا ہے اور شکایت فوراً رفع کی جاتی ہے۔ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ پانی میں آلودگی کی زیادہ تر وجہ صارف کا اپنا ہی ہاؤس کنکشن کا لیک ہونا ہوتا ہے جس کی مرمت کی ذمہ داری صارف کی ہوتی ہے تاہم شکایت موصول ہونے پر واسا صارف کا پائپ بھی مرمت کر دیتا ہے۔ یونین کونسل نمبر

46 لاہور کی آبادیوں سے مئی 2015 میں بھی پانی کے نمونہ جات لے کر چیک کئے گئے ہیں جس کے مطابق پانی پینے کے لئے موزوں ہے۔ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ یوسی میں واٹر سپلائی کی ایسی لائنیں جو گہری ہو چکی ہیں انھیں تبدیل کیا جارہا ہے اور رواں مالی سال کے دوران مذکورہ یونین کونسل میں ایسی 20525 فٹ واٹر سپلائی لائنوں کو تبدیل کر دیا جائے گا تاکہ مذکورہ علاقہ میں لوگوں کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

فیصل آباد: چک نمبر 97 آر بی میں فراہمی آب کی ٹینکی کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

*6478: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 97 آر بی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں پینے کے صاف پانی کی ٹینکی موجود ہے، جو کہ 2010 سے بند پڑی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر ٹینکی کو دوبارہ چالو نہ کیا گیا تو ٹینکی کے رقبہ پر قبضہ ہو سکتا ہے؟

(ج) کیا حکومت پانی کی ٹینکی کی چار دیواری کروانے، ٹینکی کو چالو کرنے اور تالاب وغیرہ کی صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) یہ درست ہے کہ چک نمبر 97 آر بی تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد میں پینے کے صاف پانی کی ٹینکی موجود ہے جو کہ 2010 سے بند پڑی ہے۔ اس چک میں کینال سورس واٹر سپلائی سکیم 89-1988 میں بنائی گئی تھی جو اپنی ڈیزائن لائف مکمل کر چکی ہے۔

(ب) اگر پانی کی ٹینکی مزید عرصہ چالو نہ کی گئی تو ممکنات ہیں کہ وہاں قبضہ ہو سکتا ہے۔

(ج) صاف پانی کی فراہمی حکومتی ترجیحات میں شامل ہے۔ حکومت مالی سال 17-2016 میں اس واٹر سپلائی کی بحالی کے لئے فنڈز مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

بہاولپور شہر کی کارپوریشن ایریا میں صاف پانی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*9012: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بہاولپور شہر کی کارپوریشن ایریا کی 21 یونین کونسلز اور کینٹ ایریا ہے ان ایریا میں صاف پانی کی کتنی سکیمیں کام کر رہی ہیں یہ کب شروع ہوئیں کب ان کی تکمیل ہوئی اور کون سا محکمہ اب ان کو چلا رہا ہے کون کون سی سکیمیں نامکمل ہیں اور نامکمل سکیمیں کب مکمل ہوں گی نیز ہر سکیم کے تحت کتنی ٹربائنز / ٹیوب ویلز نصب کئے گئے ہیں؟

(ب) کس کس سکیم کی پائپ لائنز اپنی مدت پوری کر چکی ہیں، کیا محکمہ ان خراب پائپ لائنز کو تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ یا منصوبہ رکھتا ہے؟

(ج) اس شہر کے کل کتنے فیصد علاقہ کو صاف پانی کی سپلائی کی سہولت مہیا کی گئی ہے، اس پانی کو آخری دفعہ کب ٹیسٹ کروایا گیا تھا اس ٹیسٹ رپورٹ کی نقل مہیا کی جائے؟

(د) جو علاقہ جات صاف پانی سے رہ گئے ہیں محکمہ وہاں بھی مالی سال 18-2017 میں کوئی سکیم شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیر نگرانی بہاولپور شہر میں پانچ سکیمیں مکمل کی گئی ہیں جس سے لوگ مستفید ہو رہے ہیں اور ایک عدد سکیم اربن واٹر سپلائی سکیم بہاولپور سٹی پر کام جاری ہے جو کہ جون 2018 میں مکمل ہو گی۔ ان سکیموں کی تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) واٹر سپلائی سکیم بہاولپور جو مالی سال 74-1973 میں بنائی گئی تھی اس سکیم کے پائپ اپنی مدت پور کر چکے ہیں اس سکیم میں سے اندرون شہر میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے نئی پائپ لائنیں ڈال دی ہیں۔

(ج) شہر بہاولپور کے 30 فیصد علاقوں کو لف شدہ لسٹ کے منصوبہ جات سے صاف پانی کی سہولت مہیا کی جاری ہے یہ منصوبہ جات کارپوریشن سٹی بہاولپور کے زیر انتظام ہیں۔ اس پانی کو آخری

دفعہ مورخہ 2017-06-21 کو ٹیسٹ کروایا گیا تھا۔ ٹیسٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) بہاولپور شہر کے جو علاقے صاف پانی سے رہ گئے ہیں ان علاقوں کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے مالی سال 2017-18 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں کوئی واٹر سپلائی کا منصوبہ شامل نہ ہے۔

حلقہ پی پی-144 میں پینے کے صاف پانی اور ٹیوب ویل کی تفصیل

*9041: **محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-144 لاہور میں پینے کے صاف پانی کے کل کتنے نئے ٹیوب ویل کن کن علاقوں میں لگائے گئے ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی-144 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ اور کن کن علاقوں میں لگائے گئے ہیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) حلقہ پی پی-144 لاہور میں پینے کے صاف پانی کے کل سات عدد نئے ٹیوب ویل نصب کئے گئے ہیں جو درج ذیل ہیں:

1- دربار پیر شیخ شیاں باغبانپورہ 2- ثریا جبیں پارک باغبانپورہ
3- ایس ڈی او آفس باغبانپورہ 4- عیسیٰ آباد مغلپورہ
5- درس بڑے میاں مغلپورہ 6- باغیچی سیٹھاں مغلپورہ
7- بیگم پورہ

(ب) حلقہ پی پی-144 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ جن علاقوں میں لگائے گئے ہیں وہ درج ذیل ہیں:

1- سحر روڈ 2- جمشید پارک سنگھ پورہ
3- گلشن راوی 4- خضر آباد
5- قلعہ ٹبہ خزانہ 6- ثریا جبین پارک
7- درس بڑے میاں 8- پاکستان منٹ
9- ایس ڈی او آفس 10- شاہی روڈ نزد ماد ھو لال حسین
11- شاہ بدر دیوان بیگم پورہ جی ٹی روڈ 12- لال سکول درس بڑے میاں مین مغلپورہ شالامار لنک روڈ

13- میلاد سٹریٹ جی ٹی روڈ باغبانپورہ	14- سید مل باغبانپورہ لاہور
15- دربار شاہ گوہر پیر محمود بوٹی	16- گورنمنٹ رشید ماڈل سکول سٹریٹ نمبرے محمدی کالونی باغبانپورہ

پی ایچ اے کے شعبہ جات سٹاف اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*9047: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی ایچ اے لاہور کا مشن کیا ہے اور یہ کہاں تک اپنے مشن میں اب تک کامیاب ہوا ہے؟

(ب) پی ایچ اے لاہور نے اپنے قیام سے اب تک کتنا مقصد حاصل کر لیا ہے؟

(ج) پی ایچ اے لاہور کے کل کتنے شعبہ جات ہیں نیز ان میں کل کتنا سٹاف کام کر رہا ہے؟

(د) سال 15-2014 کے دوران پی ایچ اے لاہور کو کل کتنا بجٹ دیا گیا تھا؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی پی ایچ اے ایکٹ 2012 کے تحت لاہور شہر میں باغات، کھیل کے میدان اور سرسبز روشوں کی دیکھ بھال اور تزئین و آرائش کے امور سرانجام دے رہی ہے۔ جگہ جگہ گرین بیلٹس اور فواروں کی تعمیر کی جارہی ہے۔ پی ایچ اے کا مشن گرین بیلٹس کو خوبصورت بنانا، درخت لگانا، پارکوں کی دیکھ بھال کرنا ہے جس میں پی ایچ اے نے مثالی کردار ادا کیا۔ شہر کی گرین بیلٹس، پارکوں اور تمام سرسبز حصوں کو سارا سال موسمی پھولوں اور پودوں سے سجانا بھی پی ایچ اے کے مشن میں شامل ہے۔ ادارہ نے نہ صرف شہر کے بڑے پارکس اور معروف شاہراہوں کی آرائش کا خیال رکھا بلکہ پسماندہ اور نسبتاً کم معروف علاقوں خصوصاً شمالی اور جنوبی لاہور پر بھی خاص توجہ دی اور بیس سال کے مختصر عرصہ میں بہت سے قابلِ قدر اور اہم منصوبے پایۂ تکمیل کو پہنچائے۔

پی ایچ اے نے اپنے بنیادی کام یعنی سبز حصوں کی دیکھ بھال اور آرائش کے ساتھ ساتھ لاہور کی روایتی ثقافت کو زندہ رکھنے میں گراں قدر خدمات سرانجام دینا بھی اپنے مشن کا ہمیشہ حصہ

سمجھا ہے۔ ادارہ ہمیشہ عوام کو معیاری اور سستی تفریح فراہم کرنے کے لئے کوشاں رہا ہے۔ ان کوششوں میں پارکوں کی آرائش وزیبائش سال کے مختلف حصوں میں نمائشیں اور میلے منعقد کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ صحت مند تفریح کے لئے مروجہ کھیلوں کے لئے سہولیات فراہم کرانا حکومت کی اہم ذمہ داری ہے اس ضمن میں پی ایچ اے نے شہر کے مختلف مقامات پر کھیل کے میدان اور جم بنائے ہیں۔ بہار کے موسم میں پی ایچ اے عوام کے لئے جشن بہاراں منعقد کرتا ہے جس میں لاہور کے مختلف مقامات، پارکوں، سڑکوں اور روشوں کو پھولوں اور برقی قمقموں سے سجایا جاتا ہے۔ مختلف پارکوں میں میلے میوزک شوز، ثقافتی شوز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ شہر کے درمیان سے گزرنے والی نہر کو خاص طور پر رنگ وروشنیوں سے مزین کیا جاتا ہے۔ پی ایچ اے اپنے مشن میں تقریباً کامیاب ہوا اور شہر لاہور کو خوبصورت بنانے کے لئے مزید کوشاں ہے۔

(ب) پی ایچ اے لاہور نے اپنے قیام سے اب تک پارکوں اور گرین بیلٹس کی دیکھ بھال کے علاوہ اہم پراجیکٹ جیسے جلو بوٹینیکل گارڈ، گریٹر اقبال پارک، ماڈل گریویارڈ، ایل بی سی پکنک پوائنٹ وغیرہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

(ج) پی ایچ اے لاہور کے آٹھ شعبہ جات ہیں اور ان میں کل 7,989 سٹاف کام کر رہا ہے۔

(د) سال 15-2014 کے دوران پی ایچ اے، لاہور کو 1525.022 ملین بجٹ دیا گیا تھا۔

لاہور: مانگا منڈی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*9678: **محترمہ فائزہ احمد ملک:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مانگا منڈی (لاہور) میں سال 17-2016 اور 18-2017 کے دوران واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں پر کتنی رقم خرچ ہوئی، ان سکیموں کے نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ب) اس وقت اس قصبہ کی کس کس آبادی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیم زیر تکمیل ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کروڑوں روپے خرچ کرنے کے باوجود اس شہر میں واٹر سپلائی اور سیوریج کا مسئلہ حل نہیں ہوا۔ شہر کی ہر گلی / محلہ میں سیوریج کا گندہ پانی جمع ہے اور واٹر سپلائی کا نظام بھی ناکارہ ہو چکا ہے۔ اس بابت حکومت کیا ایکشن لے رہی ہے؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر اہتمام مانگا منڈی لاہور میں 17-2016 اور 18-2017 کے دوران کوئی واٹر سپلائی سکیم نہیں بنائی گئی۔ جبکہ ان دو سالوں میں سیوریج کی مندرجہ ذیل دو سکیمیں زیر تکمیل ہیں۔

نمبر شمار	سکیم کا نام	منظور شدہ	2016-17		2017-18		تبصرے
1	ڈسپوزل آف ویسٹ واٹر آف مانگا منڈی تا دریائے راوی	152.729	70.126	70.126	10.000	10.000	منصوبہ اپنی تکمیل کے قریب ہے، جس کو واپڈا کی توانائی کی ضرورت ہے، مئی 2018 کے اختتام تک اس منصوبہ کو مکمل کر لیا جائے گا۔
2	کنسٹرکشن آف پی سی سی اور ڈرینج سکیم مانگا منڈی	199.600	25.000	25.000	10.000	10.000	فنڈز کی غیر دستیابی کی وجہ سے کام رکا ہوا ہے، فنڈز مہیا کئے جائیں۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیر اہتمام مانگا منڈی کی کوئی واٹر سپلائی سکیم زیر تکمیل نہیں ہے جبکہ ڈرینج کی دو سکیمیں زیر تکمیل ہیں۔

(الف) ڈسپوزل آف ویسٹ واٹر آف مانگا منڈی تا دریائے راوی

ڈسپوزل سٹیشن مکمل ہو گیا ہے۔ (بجلی کے کنکشن کا انتظار ہے)

مین سلیج کریر 4x5 تا دریائے راوی = 6800 Rft مکمل ہے۔

مندرجہ ذیل آبادیوں میں کام کیا گیا ہے:

دینہ کالونی # قلعہ کسوکا

#	قلعہ تمولی کا	#	غلہ منڈی روڈ آبادی
#	طارق آباد	#	احمد آباد
#	پیر کالونی	#	قلعہ شیر سنگھ

(ج) مانگا منڈی میں واٹر سپلائی اور سیوریج کے نظام کو چلانے کی ذمہ دار ٹاؤن کمیٹی ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پینے کے صاف پانی کے لئے 4عدد واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	پانی کے فلٹریشن پلانٹ کا مقام	پلانٹ کی حالت
1	نمانوالہ دربار	چالو حالت
2	احمد آباد	مکمل ہے بجلی کے کنکشن کا انتظار ہے۔
3	قلعہ سے کا	مکمل ہے بجلی کے کنکشن کا انتظار ہے۔
4	طارق آباد	مکمل ہے بجلی کے کنکشن کا انتظار ہے۔

گندے پانی کی نکاسی کے لئے محکمہ نے ڈسپوزل سٹیشن مکمل کر دیا ہے اور دریائے راوی تک پکا نالہ بھی مکمل کر دیا گیا ہے۔ جونہی واپڈا بجلی مہیا کرتا ہے سکیم چالو کر دی جائے گی۔ گلیوں میں گندا پانی صفائی ستھرائی کا بہتر انتظام نہ ہونے کی وجہ سے کھڑا رہتا ہے اور یہ ذمہ داری لاہور میٹروپولیٹن کارپوریشن کے اقبال ٹاؤن زون کے ذمہ ہے۔

گجرات: پی پی۔112 میں واٹر سپلائی سکیم بند ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*9680: چودھری محمد اشرف: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔112 گجرات میں کتنی واٹر سپلائی سکیم چل رہی ہیں جن سے لوگ پینے کے لئے پانی لے رہے ہیں اور کتنی واٹر سپلائی سکیم بند پڑی ہیں ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) کیا واٹر سپلائی سکیم بند ہو جانے کی وجہ سے جہاں پانی خراب ہے ان لوگوں کی پریشانی کے لئے متبادل کیا بندوبست کیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) جو واٹر سپلائی سکیم بند ہیں ان کو کب تک محکمہ / حکومت چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) صاف پانی کمپنی (نارتھ)

پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ کا دائرہ کار صوبہ کے دیہی علاقوں تک محدود ہے۔ پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ نے ضلع گجرات کے دیہی علاقوں میں پانی کا معیار جانچنے کے لئے سروے مکمل کر لیا ہے۔ صاف پانی کمپنی کے تحت فی الحال کوئی اسکیم نہیں چل رہی۔ Feasibility Study پر کام جاری ہے۔ اس رپورٹ کی روشنی میں پانی کے معیار کو جانچ کر پلانٹ لگائے جائیں گے۔

پبلک ہیلتھ (نارتھ)

پی پی-112 میں اس وقت واٹر سپلائی کی کل 26 سکیمیں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک سکیم شہری آبادی (لالہ موسیٰ سٹی) میں جبکہ 25 دیہی آبادی میں موجود ہیں۔ درج بالا سکیموں میں سے اس وقت 15 سکیمیں چل رہی ہیں جبکہ 11 سکیمیں بند پڑی ہیں جو سکیمیں بند پڑی ہیں۔ ان سکیموں کی بند ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

یونین کونسل	سکیم مکمل ہونے کا سال	سکیم کا نام	سکیم بند ہونے کی وجہ
چک پنڈی	2001	سوہل گورسیاں	مین لائن اور ڈسٹربیوشن سسٹم ڈیمیج ہے
دیونہ	1989	ماجرا	مشینری اپنی مدت پوری کر چکی ہے اور پائپ ڈیمیج ہے
صابووال	1976	چاہڑہ	سکیم ڈیزل انجن پر چل رہی تھی اور مشینری اپنی مدت پوری کر چکی ہے
ساروکی	2005	دھدرا	مین لائن اور ڈسٹری بیوشن سسٹم ڈیمیج ہے
ساروکی	2006	کھوکھر غربی	مین لائن اور ڈسٹری بیوشن سسٹم ڈیمیج ہے
ٹھیکریاں	1996	ٹھیکریاں	ٹیوب ویل اور ڈسری بیوشن نیٹورک ڈیمیجڈ ہے
خواصپور	1988	خواصپور	سکیم اپنی مدت پوری کر چکی ہے۔ ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک خراب ہو چکا ہے
خواصپور	1988	نندووال	سکیم اپنی مدت پوری کر چکی ہے۔ ڈسٹری بیوشن نیٹ ورک خراب ہو چکا ہے
پنجن کسانہ	1998	پنجن کسانہ	ڈسٹر بیوشن نیٹ ورک خراب ہو چکا ہے
بھدر	1983	بھدر	سکیم اپنی مدت پوری کر چکی ہے۔ ڈسٹری بیوشن ورک خراب ہو چکا ہے
گنجہ	1986	گنجہ	سکیم اپنی مدت پوری کر چکی ہے۔ ڈسٹری بیوشن ورک خراب ہو چکا ہے

(ب) صاف پانی کمپنی (نارتھ)

اس کا فیصلہ Feasibility Report کی روشنی میں کیا جائے گا۔

پبلک ہیلتھ (نارتھ)

گورنمنٹ نے ڈسفنکشنل واٹر سپلائی سکیمز کو مرحلہ وار فنکشنل کروانے کے لئے Rehabilitation آف رورل واٹر سپلائی سکیمز ان پنجاب شروع کر دیا ہے اور ان کو چلنے کے قابل بنانے کے لئے فوری عملی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت اب تک پنجاب میں 274 سکیموں پر بحالی کا کام جاری ہے۔ اگلے مرحلے میں 781 سکیمیں بحال کی جائیں گی اس طرح مرحلہ وار باقی ماندہ سکیموں کو بھی بحال کیا جا رہا ہے۔

(ج) صاف پانی کمپنی (نارتھ)

اِس کا فیصلہ Feasibility Report کی روشنی میں کیا جائے گا۔

پبلک ہیلتھ (نارتھ)

مالی سال 19-2018 میں گجرات ضلع کی 45 نمبر بند واٹر سپلائی سکیموں کو چلنے کے قابل بنا دیا جائے گا۔ جن کا تخمینہ لاگت 455.136 ملین ہے اور ان کا پی سی۔1 گورنمنٹ سے منظور ہو چکا ہے۔ گورنمنٹ جیسے ہی فنڈز مہیا کرے گی۔ ان سکیموں کی بحالی کا کام شروع ہو جائے گا۔

گجرات شہر میں واٹر سپلائی کا تخمینہ اور کام کی تفصیلات

*9722: حاجی عمران ظفر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 2009 میں گجرات شہر میں واٹر سپلائی کی سکیم شروع کی گئی تھی اس کا تخمینہ لاگت کتنا تھا آج تک اس سکیم کے لئے کتنی رقم موصول ہوئی ہے کتنی خرچ ہوئی ہے اور کتنی بقایا ہے۔ کتنے منصوبہ پر کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام بقایا ہے؟

(ب) اس منصوبہ کے تحت اس شہر کی کس کس آبادی میں واٹر سپلائی کا کام ہوا ہے؟

(ج) اس منصوبہ کے تحت ٹیوب ویل اور ٹینکیاں کس کس آبادی میں لگائے جانے تھے، کتنے ٹیوب ویل اور ٹینکیاں کس کس آبادی میں بنائی گئیں ہیں۔ کتنے ٹیوب ویل اور ٹینکیاں چالو حالت میں ہیں اور کتنی ابھی زیر تعمیر ہیں۔ منصوبہ پر کام کن کن ملازمین کی نگرانی میں جاری ہے کب تک یہ منصوبہ مکمل ہو گا؟

وزیر کانکنی ومعدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ یہ سکیم مالی سال2009 میں شروع کی گئی تھی اور اس کا تخمینہ لاگت 654.914 ملین مختص کیا گیا تھا۔ اب تک627.000 ملین فنڈز موصول ہوئے جن میں سے488.074 ملین فنڈز خرچ ہو چکے ہیں جبکہ سکیم کو مکمل کرنے کے لئے مزید 166.840 ملین فنڈز کی ضرورت ہے۔ اس وقت تک سکیم کا75 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ25 فیصد بقایا ہے۔

(ب) اس منصوبے کے تحت گجرات شہر کی تمام15 یونین کونسلز میں واٹر سپلائی کا کام ہوا ہے۔ جن کی تفصیل(Annex A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس منصوبہ کے تحت17 عدد ٹیوب ویل لگائے جانے تھے جو کہ لگ چکے ہیں اور اس وقت چالو حالت میں میونسپل کارپوریشن کو ہینڈ اوور کئے جا چکے ہیں جبکہ17 عدد ٹینکیاں بنائی جانی تھیں جن میں سے اس وقت تک تین عدد ٹینکیاں مکمل ہو چکی ہیں اور چالو حالت میں ہیں جبکہ14 عدد ٹینکیاں تعمیر ہونا باقی ہیں جن کی تفصیل(Annex B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس منصوبہ کا تمام کام نیسپاک کی resident consultancy میں ہوا ہے منصوبہ پر کام کرنے والے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ اور نیسپاک کے ملازمین کی تفصیل (Annex C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

یہ منصوبہ30.06.2019 تک مکمل ہو سکتا ہے۔ منصوبے کی تکمیل کا انحصار حکومت کی طرف سے فراہم کردہ بقایا فنڈز کی دستیابی پر ہے۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیتا ہوں۔ آپ کو ٹائم دوں گا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں، میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات 2016 اور نشان زدہ سوالات نمبر 8025، 8058 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA(W-353)
2. Starred Questions No.8025,8058

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA(W-353)
2. Starred Questions No.8025,8058

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervez Butt, MPA(W-353)

2. Starred Questions No.8025,8058

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پانچ پوائنٹ آف آرڈر کہ سات۔ کتنے چاہئیں؟ مائیک ایک چاہئے کہ سات چاہئیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میں صوبہ سے متعلق ایک انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ شوگر کین مافیا نے پنجاب حکومت کی ملی بھگت سے جو کردار ادا کیا اس کے نتیجہ میں آج بھی 20 فیصد شوگر کین اس وقت کھیتوں میں موجود ہے اور ان کی payment کا جو مسئلہ ہے وہ سپریم کورٹ تک جا پہنچا ہے، یہ تو رہی شوگر کین کی بات اور اب شروع ہونے والا ہے گندم کی خریداری کا سیزن۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبان ذرا غور سے بات سنیں۔ پھر جواب بھی آپ کو دینا ہو گا۔

گندم کی خریداری پالیسی پر بحث اور نظر ثانی کا مطالبہ

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہو گی کہ جو پالیسی صوبائی حکومت نے گندم خریداری کی دی ہے مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اس میں کون لوگ بیٹھے ہیں، یہ پالیسی پڑھنے کے بعد میری جو سمجھ میں آیا ہے کہ جیسے شوگر کین مافیا کے ساتھ حکومت ملی ہوئی تھی اب جو مڈل مین ہے ان کے ساتھ یا گندم کے جو بڑے grower ہیں ان کے ساتھ مل کر غریب کاشتکار، کسانوں کا استحصال کر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کے توسط سے گزارش ہو گی کہ 2-مئی کو خوراک اور دوسرا جو ایک مسئلہ ہے اس پالیسی کو re-visit کرنے کے لئے بحث کرائی جائے اور اس میں چونکہ کل سے باردانہ کی تقسیم شروع ہونے والی ہے تو اس پر بحث کروائیں اور اس پالیسی کو re-visit کیا جائے۔

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جناب سپیکر! اس پر کوئی ٹائم رکھ لیں۔ یہ بالکل صحیح کہہ رہے ہیں۔ ڈیپارٹمنٹ ان کو مفصل جواب دے دے گا۔

جناب سپیکر: پھر ہم 2-مئی کو رکھ لیں؟

وزیر کانکنی و معدنیات / ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (جناب شیر علی خان): جی، 2-مئی کو رکھ لیں۔

جناب سپیکر: 2-مئی کو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے۔ آپ اس کو پھر 3-مئی کو کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے

جناب سپیکر: 3-مئی کا کر لیں یا پھر 4-مئی کا کر لیں۔

سردار شہاب الدین خان: 3-مئی کا کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ 3-مئی کا کر لیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ کچھ کسان گنے کی payment کے حوالے سے میرے پاس بھی آئے تھے۔

جناب سپیکر: کہیں اور بھی گئے ہوئے ہیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جی، اور کہیں بھی گئے ہوں گے۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہ رہا ہوں کہ سال 2014-15-16-17-18 یہ پرانے ان کے جو شوگر ملوں کی طرف بل ہیں وہ ابھی تک ان کو نہیں ملے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ وہ کون سا فورم استعمال کریں کہ ان غریبوں کو وہ payment مل جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر وہ کین کمشنر کے پاس جاتے ہیں تو وہ ان کی بات نہیں سنتا۔ اگر وہ مل والے کے پاس جاتے ہیں تو وہ ان کو پیسے نہیں دیتا۔ چھوٹے چھوٹے کاشتکار ہیں، جن کی 5,10,15 ایکڑ زمین ہے۔

جناب سپیکر: کین کمشنر صاحب کو بھی اس دن پابند کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کین کمشنر صاحب کو کال کر لیں، منسٹر صاحب کو بھی بلا لیں۔ ہم ان کو وہ لسٹیں دے دیتے ہیں، آپ کے علاقے کے بھی لوگ ہیں جن کو ابھی تک گنے کی قیمتیں نہیں مل سکیں جو انہوں نے وہاں پر دی ہوئی ہیں تو میری گزارش ہو گی کہ اس معاملے کو kindly ذرا seriously take up کیا جائے تا کہ ان بے چاروں کے جو پیسے ہیں وہ ان کو مل سکیں۔

جناب سپیکر: جی، فوڈ منسٹر صاحب کو بھی ذرا پابند کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! شکریہ

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! گندم کی بات کرنا بھی بہت ضروری ہے۔

جناب سپیکر: میں نے پہلے کہہ دیا ہے۔ فوڈ منسٹر صاحب آئیں گے، آپ تھوڑا سا اطمینان رکھیں۔ وہ آ کر آپ کو صحیح طرح گائیڈ بھی کر سکیں گے اور اپنی گزارش بھی پیش کر سکیں گے۔

جناب وحید اصغر ڈوگر: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ وہ صرف 30 یا 35 لوگوں کو روزانہ بوریاں دے رہے ہیں۔ ایک دن میں ایک سنٹر پر 30 یا 35 لوگوں کو وہ بوریاں دے رہے ہیں جبکہ ہزاروں کی تعداد میں لوگ قطاروں میں کھڑے ہوتے ہیں اور باردانہ ان کو مل نہیں رہا۔

جناب سپیکر: یہ نوٹس لیں۔ یہ جو بات انہوں نے کی ہے اس کا نوٹس لیں۔ Minister for Law ادھر ہیں۔۔۔ جی، آج متعلقہ منسٹر نہیں ہیں۔ میں نے ان کو کہا ہے، اپنی طرف سے بھی اور ایوان کی طرف سے بھی ان کو پابند کیا ہے۔ وہ 3۔ مئی کو انشاءاللہ آئیں گے، پھر بات ہو گی۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم کافی دفعہ repeat کر چکے ہیں کہ بڑے عرصے سے سوالات اور تحاریک التوائے کار pending ہیں۔ میرے کئی سوالوں اور تحاریک التوائے کار کے بارے میں آپ کی رولنگ ہے کہ ان کا next session میں جواب آئے گا۔ مفاد عامہ کے کئی بڑے اہم سوالات کمیٹیوں کے پاس pending ہیں یا تو آپ کہہ دیں کہ ہم ان کا نام ہی نہ لیں کہ یہ ختم ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ سے مشورہ کر کے پھر بتائیں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ تو اس ایوان کی توہین ہے، یہ ہماری توہین ہے کہ جب ہم عوامی مسائل پر سوال کرتے ہیں تو ان کا جواب نہیں آتا۔ تحریک التوائے کار پیش کرتے ہیں وہ پڑھی جاتی ہیں لیکن دو دو سال تک اس کا جواب نہیں آتا۔ سوال کمیٹیوں کے پاس pending پڑے ہیں لیکن کمیٹیوں کے اجلاس نہیں ہوتے۔ ہماری اسمبلی پر یہ سوالیہ نشان ہے۔

جناب سپیکر: سارے ایسے نہیں ہیں۔ کچھ کے جواب آتے ہیں کچھ کے نہیں آتے۔

میڈیکل سٹورز بند ہونے سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے تین چار دن پہلے بھی میڈیکل سٹورز کے حوالے سے point raise کیا تھا لیکن حکومت اسے سنجیدگی سے نہیں لے رہی، اس وقت پورے پنجاب میں میڈیکل سٹورز بند پڑے ہیں۔ ان کا کوئی حل نکالیں چونکہ لوگوں کو دوائیوں کی ضرورت ہے `ہسپتالوں میں آپریشن delay ہو رہے ہیں، cancel ہو رہے ہیں اور لوگوں کی جانیں جا رہی ہیں۔ کیا یہ اتنا بڑا مسئلہ ہے جو حکومت سے حل نہیں ہو سکتا؟ عوام دوائیوں کے لئے دربدر پھر رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس کے لئے آج سے پانچ دن پہلے بھی بات کی تھی لیکن کسی منسٹر کو جواب دینے کی توفیق نہیں ہوئی، میں چاہتا ہوں کہ کوئی منسٹر صاحب اس پر روشنی ڈالیں کہ مسئلہ کیا ہے اور یہ حل کیوں نہیں ہو رہا؟ اس سلسلے میں عوام کو اعتماد میں لیں یہ بہت بڑا مسئلہ ہے لیکن حکومت کی طرف سے اسے serious نہیں لیا جا رہا لہٰذا کوئی بھی منسٹر صاحب اس بارے میں بتائیں۔

جناب سپیکر: کوئی بھی منسٹر صاحب ان کی بات کا جواب دے سکتے ہیں۔ Is it possible?

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: Please have your seat. While I am talking... تو آپ کھڑے ہو جاتے ہیں It doesn't look nice آپ تشریف رکھیں۔ جی منسٹر صاحب!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! کل ہی چیف جسٹس آف پاکستان نے آرڈر فرمایا تھا کہ مال روڈ پر کسی قسم کے مظاہرے، جلوس یا جلسے کی کسی صورت اجازت نہیں دوں گا لیکن inspite of that علیحدہ بات ہے کہ انہوں نے کیا ہے۔ ایک وزیر صحت وزیر اعلیٰ کے ساتھ گئے ہوئے ہیں در اصل یہ مسئلہ میڈیکل سٹورز والوں کا نہیں ہے بلکہ جن سے وہ کریڈٹ پر ادویات لیتے ہیں ان کا ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ کوئی spurious قسم کی میڈیسن، کوئی medicine third class نہیں بکنے دیں گے اس میں تو عباسی صاحب کو ہمارے ساتھ ہونا چاہئے کہ اصل میں مسئلہ ہے کیا۔ ابھی آپ سے گزارش کرنی تھی لیکن وقفہ سوالات چل رہا تھا کہ آپ ایک کمیٹی بنا دیں ہم ان سے بات کرتے ہیں لیکن دو یا تین نمبر میڈیسن یا spurious قسم کی میڈیسن پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم قطعاً اس حق میں نہیں ہیں کہ دو نمبر یا غیر معیاری میڈیسن بکیں لیکن ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ اسے کتنا لمبا کریں گے۔ آپ کے ہسپتالوں میں آپریشن cancel ہو رہے ہیں لوگوں کی جانیں جا رہی ہیں اور انہیں ہڑتال کئے ہوئے آج پانچواں دن ہے لہٰذا حکومت اس کا کوئی حل تو نکالے۔ شاید میرے بھائی کو تو سرکاری ہسپتالوں میں کوئی issue نہ ہو لیکن پنجاب کا عام شہری رل رہا ہے اسے بہت زیادہ پریشانی بنی ہوئی ہے۔ اب یہ اسے مزید lengthy کر کے کیا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم نہیں چاہتے کہ دو نمبر میڈیسن بکے، ہم نہیں چاہتے کہ کوئی غلط کام ہو لیکن کم از کم اس کا کوئی solution تو نکالیں چپ کر کے بیٹھنے سے تو مسئلہ حل نہیں ہو گا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! عباسی صاحب جو فرما رہے ہیں ان کا deep concern is very important ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ سارے میڈیکل سٹور زبند نہیں ہیں، ہسپتالوں کے اندر جو میڈیکل سٹورز ہیں، سروسز ہسپتال یا میو ہسپتال کے۔۔۔

جناب سپیکر: زیادہ شکایت یہی آ رہی ہے کہ میڈیکل سٹورز بند ہیں۔ طریق کار کے مطابق اس کا کوئی حل نکالیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ انتہائی محترم ہیں لیکن یہ کام بالکل نہیں ہو سکتا کہ دو نمبر میڈیسن بیچی جائے۔

جناب سپیکر: دو نمبر میڈیسن بیچنے کے لئے تو کوئی بھی نہیں کہہ رہا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! آپ ان کو بھی کمیٹی میں شامل کر لیں تو ہم ان سے مذاکرات کر لیتے ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں وہ بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ قطعی سیاسی مسئلہ نہیں ہے۔ ہم اس پر قطعی point scoring نہیں کرنا چاہتے لیکن یہ مفاد عامہ کا مسئلہ ہے پنجاب کے شہری کا مسئلہ ہے اس لئے آپ اسے عذر بنا کر lengthy نہ کریں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! مفاد عامہ کا مسئلہ یہ ہے کہ میڈیکل سٹور بند کئے جائیں یا مفاد عامہ کا مسئلہ یہ ہے کہ جعلی دوائی بیچی جائے۔

جناب سپیکر: وہ تو اچھی بات کر رہے ہیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں؟ جعلی دوائی بیچنے کا تو کوئی بھی نہیں کہتا۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ تجویز بتا دیں۔ میڈیکل سٹورز کا تو مسئلہ ہی نہیں ہے بلکہ وہ کریڈٹ پر جن سے میڈیسن لیتے ہیں پیچھے وہ ہیں لیکن اس کے باوجود ہم اس مسئلے کو حل کریں گے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! محترم وزیر صاحب جو کہہ رہے ہیں میں قطعی وہ نہیں چاہتا بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ جعلی ادویات کے لئے قانون ہے، دو نمبر ادویات کے لئے قانون ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اگر کوئی جعلی دوائی بیچتا ہے تو وہ قانون اپنی جگہ موجود ہے، اگر ڈرگ انسپکٹر بھتہ نہ لیتا ہو، اگر انتظامیہ بھتہ نہ لیتی ہو تو دو نمبر میڈیسن نہیں بک سکتیں۔ میرا صرف اتنا concern ہے کہ میڈیکل سٹور کھولے جائیں عوام کو دوائیاں دی جائیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اگر بھتہ لیتے ہوتے تو آج سٹور بند نہ ہوتے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے بلکہ صرف توجہ دینے سے حل ہو سکتا ہے۔ کوئی بھی دو نمبر ادویات کے حق میں نہیں ہے لیکن ان کے حکومتی ممبران خود دو نمبر ادویات بیچ رہے ہیں ان کی اپنی فیکٹریاں ہیں ہم ان کا کیا کریں؟

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب کوئی اہم بات کریں گے۔ جی، شاہ صاحب! اطمینان سے، آرام سے بات کریں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): حضور! یہ درست بات فرما رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں بھی کہتا ہوں کہ درست ہے۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! پچھلے چار دن سے گورنمنٹ اس پر کام کر رہی تھی۔ آج صبح سے بہت سارے میڈیکل سٹورز کھلنا شروع ہو گئے ہیں۔ Problem کہاں ہے؟ ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ Pakistani as a member of this House and as a کیا ہم afford کر سکتے ہیں کہ اس ملک میں ایک بھی جعلی گولی بکے؟

جناب سپیکر: کوئی بھی نہیں کہے گا۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! میں اپنی معزز اپوزیشن سے گزارش کروں گا کہ بالکل ان کی بات درست ہے آہستہ آہستہ اس پر کام ہو رہا ہے جہاں پر لوگ یہ commitment دے رہے ہیں کہ وہ اپنے profits بڑھانے کے لئے ان کمپنیز سے جو کہ رجسٹرڈ ہیں دوائیاں لے کر دیں گے ہم ان سے agree کر رہے ہیں اور میڈیکل سٹورز کھلتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ ابھی ٹیلی ویژن دیکھ لیں اور پچھلے ایک گھنٹے کی نیوز میں بھی دیکھیں کہ بہت سارے اضلاع میں یہ کام ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں حکومت پنجاب کی طرف سے اس ایوان، اپوزیشن اور پریس گیلری میں بیٹھے صحافیوں کو categorically commitment دیتا ہوں کہ ہم اس ملک اور صوبے میں ایک بھی جعلی گولی نہیں بکنے دیں گے۔

جناب سپیکر: کون کہتا ہے کہ آپ جعلی گولی بکنے دیں؟ ایسا تو کوئی بھی نہیں کہتا۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! ہم نے ایک سسٹم بنا دیا ہے جو لوگ اس سسٹم پر آ رہے ہیں اور لوگ آ رہے ہیں لوگ ہمیں یہ commitment دے رہے ہیں کہ ہم

حکومت کے بنائے ہوئے SOPs کو follow کر رہے ہیں اور کریں گے اس لئے میڈیکل سٹورز کھلنا شروع ہو گئے ہیں۔ ابھی سرکلر روڈ کے سارے ہول سیلرز کام پر واپس آ رہے ہیں۔ آپ ہمیں ایک آدھ دن دے دیں ہم آپ کو guarantee دیتے ہیں کہ انشاء اللہ ہم عوام کی سہولت اور آپ کی سوچ کے مطابق اس پر implement کریں گے۔ Please be careful

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے عرض کروں گا کہ میں ان کی نیت پر شک نہیں کر رہا، ان کی نالائقی اور نااہلی ہو سکتی ہے۔ پچھلے دس سال سے پنجاب میں ان کی حکومت ہے---

جناب سپیکر: عباسی صاحب! پلیز۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! دس سال سے پنجاب میں ان کی حکومت ہے یہ دس سال کہاں سوئے ہوئے تھے۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ پچھلے دس سال سے جعلی ادویات بک رہی تھیں لیکن یہ سوئے ہوئے تھے اور انہیں آج خیال آیا ہے۔ ان کو سمجھ ہی نہیں آ رہی کہ یہ کیا کہہ رہے ہیں اور انہیں یہ بھی سمجھ نہیں آئی کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! معزز ممبر ایک ہی جملہ پچیس بار دہرائیں گے تو کیا فائدہ؟ اب جواب بھی لے لیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! اب یہ جعلی ادویات کے پیچھے لگ گئے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ انسانی ہمدردی کی بنیاد پر دیکھا جائے۔ اگر انہیں عوام کی اتنی ہمدردی ہوتی تو یہ اسے پچھلے دس سال اس طرح نہ چلنے دیتے۔ انہیں اس چیز پر پہنچنے کے لئے دس سال لگے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس مسئلہ کو حل کیا جائے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! اتھارٹی کا قیام عمل میں لانے کے بعد اس پر جب کام شروع ہوا تو it takes time یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں کہ بہت سارے کام تو پچاس سال پہلے ہو جانا چاہئیں تھے۔ جب اتھارٹی قائم کی گئی تو سارے TORs تشکیل دیئے گئے اور اس پر

کام شروع ہوا۔ آج ہم اس صوبے میں اس پوزیشن میں ہیں اور claim کر سکتے ہیں کہ ہم categorically ان چیزوں پر کنٹرول کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ہمیں help out کریں آپ کی بات درست ہے لیکن اس regime کو چلتے رہنے دیں اور یہی اس ملک کے لئے بہتر ہے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر!۔۔۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہوں گا کہ راولپنڈی میں تو ان کے اپنے بندے کی فیکٹریاں ہیں اور وہ چلا رہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں۔ پلیز آپ کی بڑی مہربانی۔ جی، چنیوٹی صاحب!

وزیر اوقاف و مذہبی امور (سید زعیم حسین قادری): جناب سپیکر! خُدا کی قسم میرا کوئی Medicines کی فیکٹری کا مالک واقف نہیں ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ 18-2017 کے بجٹ میں چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے لئے 2۔ارب روپے مختص کئے گئے تھے۔ وزیر اعلیٰ کے ایڈیشنل سیکرٹری عطا اللہ تارڑ نے مجھے مبارک دی کہ آپ کی سڑک کے لئے 2۔ارب روپے مختص کر دیئے گئے ہیں۔ اس کے بعد 26۔مارچ کو کیبنٹ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ اس روز ہماری وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کراچی میں تھیں اور مجھے پتا چلا ہے کہ ویڈیو لنک کے ذریعے انہوں نے اس میٹنگ کی صدارت کی تھی۔ اس کیبنٹ کمیٹی کی میٹنگ میں بھی اس سڑک کے لئے ایک ارب روپے مختص کر دیئے گئے۔ 28 مارچ کو چیئرمین پی اینڈ ڈی اور سیکرٹری صاحب نے اس کی advice بھی جاری کر دی تھی۔ اس کے بعد سیکرٹری فنانس نے حکم دے دیا کہ اس سڑک کے لئے فنڈز online کر دیئے جائیں۔ ایڈیشنل سیکرٹری مواصلات نے حکم دیا کہ فوری طور پر یہ فنڈز استعمال کئے جائیں اور اس فنڈ سے زمین خریدی جائے لیکن 26 یا 28 دن گزر جانے کے باوجود کوئی پتا نہیں چل رہا کہ وہ فنڈز کہاں گئے ہیں؟

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! آپ متعلقہ دفتر میں خود جا کر پتا کریں۔ میں اس بارے میں کیا کر سکتا ہوں؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں چیف سیکرٹری کے پاس جاتا ہوں تو وہ مجھے چیئرمین پی اینڈ ڈی کے پاس بھیج دیتے ہیں۔ جب میں چیئرمین پی اینڈ ڈی کے پاس جاتا ہوں تو وہ مجھے ایڈیشنل سیکرٹری مواصلات کے پاس بھیج دیتے ہیں لیکن آج تک مجھے پتا نہیں چل سکا کہ وہ فنڈز کہاں گئے ہیں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! ابھی ادویات کے حوالے سے بات ہو رہی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ بات تو مکمل ہو گئی ہے اور منسٹر صاحب نے اس کا جواب بھی دے دیا ہے اگر آپ نے ان کا جواب نہیں سُنا تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس بارے میں صرف ایک تجویز دینا چاہتی ہوں۔ میرے ساتھ بھی مانگا منڈی اور رائیونڈ کے کافی سارے میڈیکل سٹور والوں نے رابطہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: کیا ان کو سڑکوں پر احتجاج کے لئے آپ نے بھیجا تھا؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے ان کو نہیں بھیجا بلکہ انہوں نے خود ہی اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا ہے۔ حکومت اس حوالے سے اگر قوانین کو amend کر رہی ہے تو اس میں چھوٹے میڈیکل سٹور والوں کا خیال ضرور رکھا جائے۔ جن لوگوں کے پاس دکان کے لئے ایک مخصوص ایریا نہیں ہو گا تو لائسنس ہونے کے باوجود ان کے میڈیکل سٹور بند کر دیئے جائیں گے۔ جن لوگوں کا ان میڈیکل سٹوروں سے روزگار وابستہ ہے یقیناً وہ ہماری طرف دیکھ رہے ہیں لہٰذا ہمیں ان کے بارے میں لازمی طور پر غور کرنا چاہئے۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! 2015 میں ڈرگ ایکٹ میں تبدیلی کی گئی تھی اور اب اس کے لئے ڈرگ اتھارٹی اور Rules بنائے گئے ہیں۔ جعلی اور دو نمبر ادویات کی روک تھام انتہائی ضروری ہے اسی لئے دو نمبر ادویات یعنی spurious medicines بنانے والوں

کی سزائیں بڑھائی گئی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اچھا stepہے۔جعلی ادویات کی وجہ سے لوگوں کی روح اور جسم کے رشتے الگ ہو رہے ہیں تو ہم اس کی روک تھام کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر!جناب شیر علی خان ابھی مجھے بتا رہے تھے کہ زیادہ تر میڈیکل سٹور کھل گئے ہیں تاہم ابھی کچھ میڈیکل سٹور بند ہیں لیکن ہم اس بات پر کبھی بھی سمجھوتہ نہیں کریں گے کہ یہاں پر جعلی ادویات فروخت ہوں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!آج ابھی کچھ دیر پہلے میاں محمد نواز شریف صاحب پریس کانفرنس کرتے ہوئے بیان کر رہے تھے کہ اگر قوم ہمیں دس یا بیس سال مزید دے دے تو یہ ملک کہاں سے کہاں پہنچ جائے گا۔

جناب سپیکر:میاں محمود الرشید صاحب!اگر آپ نے کوئی سیاسی بات کرنی ہے تو باہر پریس والوں کے پاس جاکر کریں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں تو انتہائی ادب سے بات کر رہا ہوں کہ انہوں نے پچھلے 20سال قوم کے ضائع کئے ہیں۔پچھلے دس سال سے پنجاب کی اینٹ سے اینٹ بج گئی ہے اور ابھی وہ پھر کہہ رہے ہیں کہ ہمیں 20سال مزید دے دیں۔یہ خُدا کا خوف کریں۔انہوں نے ایک نسل برباد کر دی ہے۔

جناب سپیکر:میاں صاحب!بطور قائد حزب اختلاف آپ کیا کر رہے ہیں؟

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں میاں محمد نواز شریف صاحب سے کہوں گا کہ وہ اب جا کر آرام کریں اور کسی دوسرے کو موقع دیں۔اب دوبارہ قوم سے ووٹوں کی بھیک نہ مانگیں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:میاں صاحب!تشریف رکھیں۔یہ بات مناسب نہیں ہے۔Order please. Order in the House.

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! میں انتہائی ادب و احترام کے ساتھ میاں محمود الرشید سے کہوں گا کہ ایڈوائزری کمیٹی میں یہ بات طے ہو چکی ہے کہ کسی کی لیڈر شپ کے بارے میں بات نہیں کی جائے گی لہٰذا وہ ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف کے بارے میں بات نہ کریں بصورت دیگر ہمیں بھی مجبوراً بات کرنی پڑے گی۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہٰذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: کورم point out ہو گیا ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 2- مئی 2018 دوپہر 2:00 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔